تجذبات الحق

مصنفہ

حضرت مولانا مولوی سید عبدالواحد صاحب مرحوم
امیر جماعت احمدیہ صوبہ بنگلہ - برہمن باڑیہ - ٹپرا۔

الذین جاھدو افینا لنھدینھم سبلنا

اکابر حضرات صوفیہ کا قول ہے جذبہ من جذبات الحق
خیر من عمل الثقلین یعنی ایک کشش کششوں سے حق
تعالیٰ کے بہتر ہے عمل سے جن اور انس کے پس بناء
علیہ نام اس رسالہ کا

جذبة الحق

رکھا گیا اس میں مولف علام حضرت مولانا سید محمد
عبدالواحد صاحب امیر جماعت احمدیہ برھمن بڑیہ نے
اپنے احمدی ہونے کی روداد نہایت مختصر طور پر
قلمبند فرمائی ہے

আহ্‌মদীয় মতবাদ সংক্রান্ত কতিপয় পুস্তক।

1. **The Holy Quran** part I (English translation with Exhaustive notes.) Rs. 2.

2. **The Teachings of Islam** by the Promised Messiah and Mahdi, A Philosophical exposition of the fundamental principles of Islam. Rs. 1-8.

3. **Islamic Mode of Worship** (illustrated) by Hazrat Mirza Basheer-uddin, Mahmud Ahmed, Khalifatul Masih. 0-8-8

4. **Ahmdiyat or the True Islam** by do. An exposition of original Islam as World-religion. Rs. 3 8-0

১। জ্ঞানাঞ্জন। ইমাম মাহ্‌দীর আবির্ভাব সংক্রান্ত কতিপয় প্রশ্নের সমাধান। মৌলানা সৈয়দ আবদুল ওয়াহেদ প্রণীত। ।০

২। ধর্ম্মসমন্বয়। হজরত মসিহ মউদের উর্দ্দু বক্তৃতার বঙ্গানুবাদ। ।৵০

৩। আহমদ চরিত। হজরত মসিহ মউদের সংক্ষিপ্ত জীবন চরিত। ॥০

৪। আহমদীয়া মতবাদ। লণ্ডন ধর্ম্মমহাসভায় পঠিত হজরত খলিফাতুল মসিহর ইংরেজী বক্তৃতার বঙ্গানুবাদ। ।৵০

৫। এমামোজ্জামান। বর্ত্তমান শতাব্দীর মোজাদ্দেদ নিরূপণ সংক্রান্ত দশ হাজারী পুরস্কার পুস্তিকা। ৵০

৬। ওফাতে মসিহ্ বা হজরত ঈসার স্বর্গারোহণ ৴০

প্রাপ্তিস্থান—

ম্যানেজার—“আহ্‌মদী” কার্য্যালয়,
২৯।এ এসমাইল ষ্ট্রীট—পোঃ ইটালী, কলিকাতা।

ম্যানেজার—আঞ্জমন আহ্‌মদীয়া
ব্রাহ্মণবাড়ীয়া—ত্রিপুরা।

جاننا چاهئے کہ سابق میں خاکسار اپنے والد ماجد مرحوم و مغفور سے جو حضرت شاہ محمد اسحق محدث دهلوی مهاجر مکہ معظمہ قدس سرہ کے شاگرد تھے بیعت کرکے طریقہ محمدیہ مین جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ کا طریقہ ہے مسلک تها - اور حضرت سید احمد قدس سرہ تیرهوین صدي هجري کے مجدد امت محمدیہ علی نبیها الصلواۃ والتحیہ مانے جاتے تهے - لیکن جب تیرهوین صدی آخر هونے لگي اور چودهوين صدي آنے لگی تب خاکسار کو چودهوين صدي کے مجدد جدید کا خیال دامنگیر هوا که عنقریب کوئي دوسرے مجدد ظاهر هوگا اور اس بارے مین کچهه تجسس و تفحص بهي عمل مین لایا کیونکہ هر ایک صدي کے سرے پر مجدد جدید کا ظاهر هونا ایک معمولي بات هے - بفحوای حدیث مشهور ان الله یبعث لهذا الامہ علی راس کل مائۃ سنہ من یجدد لها دینها (مشکواۃ) یعنی تحقیق الله تعالی مبعوث فرماویگا واسطے اس امت کے اوپر سر هر سو برس کے اس شخص کو کہ تجدید کرے واسطے اس کے دین اسکا - جیسا کہ گذشتہ صدیون مین هوتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العظیم و الصلوٰۃ و التسلیم علی رسولہ الکریم

وجہ تالیف

چونکہ اکثر حضرات بہت دنوں سے خاکسار سے اسکے احمدی ہونے کی روداد قلمبند کرنے کے لئے اشتیاق ظاہر کرتے تھے لیکن خاکسار موانع چند در چند کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ کر سکتا تھا - اب چونکہ زندگی کا خاتمہ نظر آتا ہے معلوم نہیں کہ کب پیغام اجل آجاوے لہذا ناچار نہایت محنت و کوشش سے باوجود [illegible] کمال ضعف و نقاہت کے قلمبند کرتا ہوں تاکہ یادگار رہ جاوے اور طالبان حق کے لئے راہ بر ہو - اول اول تو یہ ارادہ تھا کہ کسی قدر بسط کے ساتھ لکھوں لیکن اس وقت بوجہ لحوق امراض گوناگون و کمال ضعف و نقاہت نہایت مختصر لکھتا ہوں کہ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ مثل مشہور ہے ومن اللہ التوفیق

جاننا چاہئے کہ سابق میں خاکسار اپنے والد ماجد مرحوم و مغفور سے جو حضرت شاہ محمد اسحق محدث دہلوی مہاجر مکہ معظمہ قدس سرہ کے شاگرد تھے بیعت کرکے طریقہ محمدیہ میں جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ کا طریقہ ہے منسلک تھا - اور حضرت سید احمد قدس سرہ تیرھوین صدي ہجری کے مجدد امت محمدیہ علی نبیہا الصلواۃ والتحیہ مانے جاتے تھے - لیکن جب تیرھوین صدی آخر ہونے لگي اور چودھوین صدي آنے لگي تب خاکسار کو چودھوین صدي کے مجدد جدید کا خیال دامنگیر ہوا کہ عنقریب کوئي دوسرے مجدد ظاہر ہوگا اور اس بارے مین کچھہ تجسس و تفحص بہي عمل مین لایا کیونکہ ہر ایک صدي کے سرے پر مجدد جدید کا ظاہر ہونا ایک معمولي بات ہے - بفحوای حدیث مشہور ان اللہ یبعث لہذا الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا (مشکواۃ) یعنی تحقیق اللہ تعالی مبعوث فرماویگا واسطے اس امت کے اوپر سر ہر سو برس کے اس شخص کو کہ تجدید کرے واسطے اس کے دین اسکا - جیسا کہ گذشتہ صدیون مین ہوتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ العظیم و نصلی و نسلیم علی رسولہ الکریم

وجہ تالیف

چونکہ اکثر حضرات بہت دنوں سے خاکسار سے اپنے احمدی ہوئے کی روئداد قلمبند کرنے کے لئے اشتیاق ظاہر کرتے تھے لیکن خاکسار موانع چند در چند کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ کر سکتا تھا - اب چونکہ زندگی کا خاتمہ نظر آتا ہے معلوم نہیں کہ کب پیغام اجل آجاوے لہذا ناچار نہایت محنت و کوشش سے باوجود لحوق کمال ضعف و نقاہت کے قلمبند کرتا ہوں تاکہ یادگار رہ جاوے اور طالبان حق کے لئے راہ بر ہو - اول اول تو یہ ارادہ تھا کہ کسی قدر بسط کے ساتھہ لکھوں لیکن اس وقت بوجہ لحوق امراض گوناگون و کمال ضعف و نقاہت نہایت مختصر لکھتا ہوں کہ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ مثل مشہور ہے ومن اللہ التوفیق

جاننا چاهئے کہ سابق میں خاکسار اپنے والد ماجد
مرحوم و مغفور سے جو حضرت شاہ محمد اسحق محدث
دہلوی مہاجر مکہ معظمہ قدس سرہ کے شاگرد تھے
بیعت کرکے طریقہ محمدیہ مین جو حضرت سید احمد
صاحب بریلوی قدس سرہ کا طریقہ ہے منسلک تھا -
اور حضرت سید احمد قدس سرہ تیرھوین صدی ہجری
کے مجدد امت محمدیہ علی نبیها الصلواۃ والتحیہ مانے
جاتے تھے - لیکن جب تیرھوین صدی آخر ہونے لگی
اور چودھوین صدی آنے لگی تب خاکسار کو چودھوین
صدی کے مجدد جدید کا خیال دامنگیر ہوا کہ عنقریب
کوئی دوسرے مجدد ظاہر ہوگا اور اس بارے مین کچھ
تجسس و تفحص بھی عمل مین لایا کیونکہ ہر ایک
صدی کے سرے پر مجدد جدید کا ظاہر ہونا ایک
معمولی بات ہے - بفحوای حدیث مشہور ان الله یبعث لہذا
الامہ علی راس کل مائۃ سنہ من یجدد لہا دینها (مشکواۃ) یعنی تحقیق
الله تعالی مبعوث فرماویگا واسطے اس امت کے اوپر سر
ہر سو برس کے اس شخص کو کہ تجدید کرے واسطے
اس کے دین اسکا - جیسا کہ گذشتہ صدیون مین ہوتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ العظیم و نصلی و نسلیم علی رسولہ الکریم

وجہ تالیف

چونکہ اکثر حضرات بہت دنوں سے خاکسار سے اپنے احمدی ہونے کی روئداد قلمبند کرنے کے لئے اشتیاق ظاہر کرتے تھے لیکن خاکسار موانع چند در چند کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ کر سکتا تھا - اب چونکہ زندگی کا خاتمہ نظر آتا ہے معلوم نہیں کہ کب پیغام اجل آجاوے لہذا ناچار نہایت محنت و کوشش سے باوجود لحوق کمال ضعف و نقاہت کے قلمبند کرتا ہون تاکہ یادگار رہ جاوے اور طالبان حق کے لئے راہ بر ہو - اول اول تو یہ ارادہ تھا کہ کسی قدر بسط کے ساتھہ لکھون لیکن اس وقت بوجہ لحوق امراض گوناگون و کمال ضعف و نقاہت نہایت مختصر لکھتا ہون کہ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ مثل مشہور ہے ومن اللہ التوفیق

کے پاس پہنچے نہیں - ہاں ہو سکتا ہے کہ دس بیس
روپیہ کی کتابیں خرید کر ہم اپ کو بھیجدیں لیکن جبکہ
ہم نزدیک والے اور عزیزوں کے لئے اس قدر خرچ
نہیں کر سکتے تو اپ کے لئے جو اس قدر دور کے رہنے
والے ہیں اور مرفہ الحال بھی ہیں روپئے خرچ کرنا
مناسب نہیں خیال کرتے - میں اپ کے لئے بھیجوں تو
بھیجوں کیا - کتابیں تو یہاں بہت ہیں - اور اخیر میں
لکھا کہ اپ مہربانی فرما کر فی الحال صرف پانچ روپیہ
میرے پاس بھیجدیں تو میں کچھھ کتابیں مناسب
حال اپ کے انتخاب کرکے بھیجدوں گا - حکیم صاحب
ممدوح نے حضرت صاحب کے کچھھ حالات بھی مختصر
طور پر لکھہ کر بھیجا تھا جس میں اتھم اور لیکھرام کے
واقعات بھی کچھھ تحریر تھے - اور ریویو آف رلیجنز
اوردو کے چند رسالے بھی مفت روانہ کئے - وکیل
صاحب نے ان رسالوں کو لا کر میرے پاس ڈالدیا - پس
وہ رسالے میرے پاس پڑے رہے اور کبھی کبھی میں
ان میں سے کسی نہ کسی کو اٹھا کر دیکھہ لیتا تھا
اور دل میں کہتا تھا کہ اگر اس مدعي امام کی ابھی .

ٹوٹ گیا اور حقیقت دریافت کرنے کی طرف مجھے
بڑی توجہ ہو گئی آخرش مین نے وکیل صاحب کی
طرف سے حکیم صاحب کو ایک پوسٹ کارڈ لکھا اس کا
مضمون تھا کہ جن امام کے آپ معتقد ہوے ہین
ان کے کچھہ حالات لکھین اور ان کی لکھی ہوئی کچھہ
کتابین بھی ارسال فرماوین تا کہ ہم لوگ بھی انکے
فیض سے مستفیض ہو سکین اسی اثنا مین اتفاقا
خود وکیل صاحب بھی آ گئے اور یہ دیکھکر کہ مین نے
ان کی طرف سے حکیم صاحب کو ایک پوسٹ کارڈ لکھا
انہون نے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ حکیم صاحب کتابون کا
کوئی وی پی بھیجدین یہ بھی لکھہ دینا چاہئے کہ
جو کچھہ بھیجین ہدیتہً بھیجین کیونکہ بغیر کچھہ حقیقت
دریافت کئے ہوے ہم روپیہ پیسہ خرچ نہین کر سکتے
پس مین نے بھی وکیل صاحب کے کہنے سے ویسا ہی
لکھہ دیا حکیم صاحب نے بڑے شد و مد سے اس خط کا
جواب وکیل صاحب کو یہ لکھا کہ جب آپ دیکھتے ہین
کہ دنیا کا کوئی کام بغیر پیسے کے نہین چلتا تو کیا
دین اور خدا طلبی کی راہ مین خرچ کرنے کے لئے آپ

وکیل صاحب سے طلب کیا تھا وھی پانچ روپیہ
خفیۃ مین حکیم صاحب کے پاس اپنے نام سے
بھیجدون تا کہ حکیم صاحب کچھہ کتابین میرے
نام پر روانہ کردین لیکن اسی اثنا مین رسالہ
ردو یو اف ریلجنز کے ایک ٹائیٹل پیج پر
حضرت صاحب کی تصنیف کردہ کتابون کی ایک
فہرست دیکھنے مین آئی اس لئے حکیم صاحب
کی وساطت کی ضرورت نہ رھی بلکہ مین نے
براہ راست خود ھی قادیان سے تھوڑی سی
کتابین مثلاً ازالہ اوھام ھر دو حصہ - تحفہ گولڑویہ
نشان آسمانی - لیکچر لاھور اور لیکچر سیالکوٹ
وغیرہ وغیرہ بذریعہ وی پی منگا لی اور بہت
ھی توجہ کے ساتھہ ان کتابون کو پڑھنے لگا اور
جہان جہان اپنی دانست کے خلاف کچھہ پاتا تھا
حاشیہ پر نشان کرتا جاتا تھا تا کہ نظر ثانی
مین اس کی اچھی طرح تحقیق کر سکون اور
کبھی ایسا بھی اتفاق ھوتا تھا کہ وھی کتاب
پڑھتے پڑھتے شبہہ دور ھو جاتا تھا ان کتابون کو

تصنیف کی ھوئی کوئی کتاب یا رسالہ یا تحریر ھاتھ
آتی تو حقیقت حال معلوم ھو جاتا - ان رسالون کو
الٹ پلٹ کرتے کرتے یکا یک ایک دن حضرت صاحب
کی ایک تحریر خاکسار کی نظر سے گذری - میں نہایت
توجہ کے ساتھہ اس کو پڑھنے لگا طرز تحریر سے ایک شان
و عظمت ظاھر ھوتی تھی - پڑھتے پڑھتے اچانک ایک
چکا چوند سا انکھون میں معلوم ھوا - پس آنکھون کو
ملکر پھر پڑھنے لگا اور پھر ایسا ھی معلوم ھوا اور پھر
انکھون کو ملکر پڑھنے لگا اور پھر وھی حالت ھوئی
اب عدن کے غور سے دیکھنا شروع کیا اب
عبارتون کے اندر ایک روشنی سی معلوم ھوئی -
میں نے دل میں کہا کہ اھل باطل کی
تو بہت سی تحریرین میں نے دیکھی ھیں -
لیکن وہ کیفیت کسي میں نہین پائی اھل
باطل کے کلمات ظلمات سے پر ھوتے ھیں یہ
روشنی ایسی - پھر حضرت صاحب کی کتابین
دیکھنے کی خواھش پیدا ھوئی اور ایک مرتبہ
دل میں آیا کہ حکیم صاحب نے جو پانچ روپیہ

جاننا چاہئے کہ سابق میں خاکسار اپنے والد ماجد مرحوم و مغفور سے جو حضرت شاہ محمد اسحق محدث دہلوی مہاجر مکہ معظمہ قدس سرہ کے شاگرد تھے بیعت کرکے طریقہ محمدیہ میں جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ کا طریقہ ہے منسلک تھا - اور حضرت سید احمد قدس سرہ تیرھوین صدی ہجری کے مجدد امت محمدیہ علی نبیہا الصلواۃ والتحیہ مانے جاتے تھے - لیکن جب تیرھوین صدی آخر ہونے لگی اور چودھوین صدی آنے لگی تب خاکسار کو چودھوین صدی کے مجدد جدید کا خیال دامنگیر ہوا کہ عنقریب کوئی دوسرے مجدد ظاہر ہوگا اور اس بارے مین کچھہ تجسس و تفحص بھی عمل مین لایا کیونکہ ہر ایک صدی کے سرے پر مجدد جدید کا ظاہر ہونا ایک معمولی بات ہے - بفحوای حدیث مشہور ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا (مشکواۃ) یعنی تحقیق اللہ تعالی مبعوث فرماریگا واسطے اس امت کے اوپر سر ہر سو برس کے اس شخص کو کہ تجدید کرے واسطے اس کے دین اسکا - جیسا کہ گذشتہ صدیوں مین ہوچکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العظیم و نصلی و نسلیم علی رسولہ الکریم

وجہ تالیف

چونکہ اکثر حضرات بہت دنوں سے خاکسار سے اپنے احمدی ہونے کی روئداد قلمبند کرنے کے لئے اشتیاق ظاہر کرتے تھے لیکن خاکسار موانع چند در چند کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ کر سکتا تھا - اب چونکہ زندگی کا خاتمہ نظر آتا ہے معلوم نہیں کہ کب پیغام اجل آجاوے لہذا ناچار نہایت محنت و کوشش سے باوجود لحوق کمال ضعف و نقاہت کے قلمبند کرتا ہوں تاکہ یادگار رہ جاوے اور طالبان حق کے لئے راہ بر ہو - اول اول تو یہ ارادہ تھا کہ کسی قدر بسط کے ساتھہ لکھوں لیکن اس وقت بوجہ لحوق امراض گوناگون و کمال ضعف و نقاہت نہایت مختصر لکھتا ہوں کہ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ مثل مشہور ہے ومن اللہ التوفیق

اخذ بالحق

مصنفہ

حضرت مولانا مولوی سید عبدالواحد صاحب مرحوم
امیر جماعت احمدیہ صوبہ بنگلہ - برہمن باڑیہ - ٹپرا -

قیمت ۸

بلند اهل جلسه کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا
که حضرات کیا آپ آج صرف اسی طرف کی
سنینگے یا مجھے بھی کچھہ کہنے کا موقعه دینگے
یه سنکر هر طرف سے لوگون نے مولوی عبدالوهاب
کو کہنا شروع کیا که بس اب آپ اپنی تقریر
ختم کرین اور برهمن بڑبه کے مولانا صاحب کو کچھه
کہنے دیں - پس مجبوراً مولوی عبدالوهاب بہاری چپ
هو کر بیٹھه گئے - اور خاکسار نے کھڑے هوکر بڑي
تیزي کے ساتھه تقریر شروع کردي - پہلے به تمہید
اتہائي که جس وقت سے مین مغربي هند کے
سفر سے اس ملک میں واپس آیا هوں - کوئي
مولوی میرے مقابل کھڑا نہین هوا تھا - ان دنون سننے
میں آیا تہا که مغربی هند کے دو زبردست فاضل
مولوی آے هین یه خبر سنکر مین بہت خوش تھا
کہ ایک مدت کے بعد مین اپنے دل کے حوصلے
نکالونگا - اور فاضلانه گفتگو هوگی - اس وقت ایک شخص
نے جو تقریر کي اُس سے ظاهر هوگیا - که اس
شخص کو علم سے کچھه بھی تعلق نہین بلکه اُس

بھي چاھتے ھیں کہ وہ مولوی صاحبان جو اس قدر دھوم دھام سے آے ھیں ذرا سن لیں کہ وہ کیا کہتے ھیں پس ھم نے اجازت دیدی ـ مولوی عبدالوھاب نے اس کو غنیمت سمجھا اور کھڑے ھو کر تقریر شروع کردی لیکن جس طرح غیر احمدي بازاری ملاںیا کرتے ھیں اسیطرح ادھر آدھر کي باتیں کہنے لگے اور محققانہ طور پر کوئي نکتہ باریک یا تحقیق خاص بیان نہیں کیا یہانتک کہ عیسی علیہ السلام کو آسمان پر بٹھا کر آتارنے کے لئے سیڑھي تیار کرنے لگے اور اپنی تقریر کو بہت طول دیدیا یہ حالت دیکھکر ھماري طرف کے ایک شخص نے میری طرف مخاطب ھو کر باھستہ کہا معلوم ھوتا ھے کہ ان لوگوں نے شرارتاً یہ منصوبہ کیا ھے کہ سارا وقت مولوی عبدلوھاب لیلیوین اور آپ کچھ نہ کہنے نپاوین تا کہ بعد کو انہیں یہ کہنے کا موقع مل سکے کہ کلکتہ سے آے ھوے مولویوں کے مقابلہ برھمن بڑیہ کے مولوی عبدالواحد صاحب زبان بھي نہ ھلا سکے ـ یہ سنکر میں جلد کھڑا ھو گیا اور باآواز

L 8859

آدمی تو بہت ھي قابل معلوم ھوتے ھیں - اس
سے قبل بعض راز داروں نے انکو یہ بھی بتا دیا
تھا کہ یہاں کے لوگ بڑے مولوی صاحب کے ایسے
معتقد ھین کہ اگر ان کی نسبت کوئی نا ملائم
لفظ آپ زبان پر لاوین گیے تو یہان سے عزت
ایکر جانا مشکل ھوجائیگا جس کی تصدیق گذشتہ
دن کے جلسہ کے حالات سے بھی ھو چکی تھي -
پس اس وقت سے بھاری مولوی صاحب کو بڑھن
بڑہ سے با عزت واپس جانے کی فکر بڑ گئی
اور ھر طرح کے حیلے ر بہانے تلاش کرنے لگے
بہر کیف مولوی صاحبان بازار کے جلسہ مین
گئے لیکن دل میں وھی خیال رھا - ایک مفسد
مولوی نے کہین سے ایک آیسا فتوی بہم پہنچایا
کہ جس مین احمدیون کی مذمت لکھی ھوئي تھی
اور یہ ارادہ کیا کہ تقریرون کے ختم ھو جانے پر
بھاری مولوی صاحب آسے پڑھکر لوگون کو سنائین
بازار کا جلسہ تو ھوا اور مولویون نے تقریریں کین
لیکن کوئی نا ملائم لفظ میرے خلاف زبان پر نہ لا سکے بلکہ

وقت کوئی ایسا مولوی نہیں ہے کہ جو آکر عبدالواحد کو شکست دے جائے - ہاں تبادلۂ خیالات کا سلسلہ مہینوں چل سکتا ہے - آج کل کے جتنے بڑے بڑے علماء ہند ہیں اُن میں سے اکثر میرے ہم سبق رہ چکے ہیں - اور اساتذہ کے ہم عصر جتنے علما تھے سب فوت ہو چکے اس وقت ہندوستان کے مختلف علاقوں میں جو علما موجود ہیں اون میں سے ہر ایک کے متعلق مجھے پوری واقفیت ہے کہ اُن کا مبلغ علم کیا ہے

مولانا محمد عبدالحی صاحب لکھنوی رح کے متعدد خطوط میرے پاس اس وقت بھی موجود ہیں اون کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ میرے متعلق کیسا خیال رکھتے تھے - میری یہ باتیں سن کر مولوی عبدالوهاب بهاري مجهه سے دریافت کرنے لگے کہ مولانا عبدالحي صاحب سے میری کہاں کی ملاقات تھي اس پر میں نے انہیں بتایا کہ میں تو انہیں کا شاگرد ہوں - وسط ہند میں سوائے اُن کے میں نے اور کسي سے نہیں پڑھا - یہ سن

وقت کوئی ایسا مولوی نہیں ھے کہ جو آکر عبدالواحد کو شکست دے جاے - ھاں تبادلۂ خیالات کا سلسلہ مہینوں چل سکتا ھے - آج کل کے جتنے بڑے بڑے علماء ھند ھیں اُن میں سے اکثر میرے ھم سبق رہ چکے ھیں - اور اساتذہ کے ھم عصر جتنے علما تھے سب فوت ھو چکے اس وقت ھندوستان کے مختلف علاقوں میں جو علما موجود ھیں ان میں سے ھر ایک کے متعلق مجھے پوری واقفیت ھے کہ اُن کا مبلغ علم کیا ھے

مولانا محمد عبدالحي صاحب لکھنوی رح کے متعدد خطوط میرے پاس اس وقت بھی موجود ھیں ان کو دیکھنے سے معلوم ھو سکتا ھے کہ وہ میرے متعلق کیسا خیال رکھتے تھے - میری یہ باتیں سن کر مولوی عبدالوهاب بهاري مجھ سے دریافت کرنے لگے کہ مولانا عبدالحي صاحب سے میری کہاں کی ملاقات تھی اس پر میں نے انہیں بتایا کہ میں تو اُنہیں کا شاگرد ھوں - وسط ھند میں سواے ان کے میں نے اور کسي سے نہیں پڑھا - یہ سن

میں وہاں پہونچوں - مولوی ولی اللہ صاحب خود چل
اثنائے راہ میں مجھسے آملے اور نعظیم کے ساتھہ مجھے لیگ
وہاں میں نے دیکھا کہ جو مولوی صاحبان
بیرونجات سے تشریف لائے تھے وہ بیٹھے ہیں ا
ان میں مولوی حسن علی نامی ایک شریر شخص
بھی جو بھاری مولوی عبدالوہاب کا شاگرد کہلاتا ت
بیٹھا ہے اور ادھر اودھر موضع شہباز پور وغیرہ -
شریر النفس اشخاص جمع ہیں - میرے پہونچتے ہی
مولوی عبدالوہاب بھارے تپاک سے اُٹھکر مجھ
سے ملا اور ایک کرسی جو پہلے سے وہاں رکھی
ہوئی تھی میری طرف بڑھا دی جس پر میں بیٹھ
گیا اور مولوی عبدالوہاب سے مخاطب ہو کر کہے ا
مولوی صاحب ! آپ کو معلوم کہ یہاں آپ لوگوں
کیوں بلایا گیا ہے - مولوی مذکور نے نفی میں اس
کا جواب دیا - تب میں نے کہا کہ آپ کو اس
واسطے بلایا کیا ہے - کہ آپ میرا مقابلہ کریں کیونکہ
یہاں کے مولوی میرے مقابل میں نہ ٹھہر سکے - م
آپ کو واضح رہے کہ کوہ ہمالہ کے اس طرف اس

اس وجه سے یه تدبیر ہونے لگی که خاکسار کو
کسی طرح مولوی ولی الله صاحب سب رجسترار
کے مکان پر لے جائیں اور اس غرض کے لئے دو
شخص تیار ہوے که جس طرح بھی ہوگا مجھے
سب رجسترار صاحب مذکور کے مکان پر لیجائینگے -
اُن دونون مین سے ایک تو ھائی اسکول برھمن بڑیه
کے ہیڈ ماسٹر تھے اور دوسرے صاحب برھمن بڑیه
کے ایک مسلمان تعلقه دار تھے - یه دونون میری
بڑی منت سماجت کرنے لگے اور بہت کچھ کہه
سن کر اس بات پر راضی کیا که مین وھان چلا
جاؤن کیونکه اس سے پہلے بھی میں کبھی کبھی
سب رجسترار صاحب کے مکانپر جایا کرتا تھا اور وه
مولوی صاحبان بھی جو کلکته سے آے تھے مجھسے
ملنے کے لئے بہت مشتاق تھے مولوی صاحبان
خود ھی میرے پاس آتے لیکن برھمن بڑیه کے
عوام کی چه میگوئیون کے خیال سے رکتے تھے
المختصر مین ان کے ساتھه مولوي ولی الله صاحب
کے مکان کی طرف روانه ہوا اور اس سے پہلے که

بعض اوقات تعریف کرتے رہے

جس مفسدون نے میرے خلاف اُن سے کچھہ کہلانا یا فتوی کا اعلان کرانا چاھنا تھا وہ نا کام رہے - مولویون کی تقاریر نے اُن کی ھمتیں پست کردین جس مفسد مولوی نے اُس بیہودہ فتوی کو عوام مین پیش کرنے کے لئے جیب سے نکالا تھا پھر جیب کے اندر رکھہ لیا - اور یہ بھی سنا گیا کہ بہاری مولوی صاحب اس جلسہ سے یہی کہکر اُتھے کہ مجھے معلوم ھوا ھے کہ مولوی عبدلواحد صاحب کے مقابل کوئی دوسرا عالم اس علاقہ مشرقي بنگال میں موجود نہین ھے پس یہان کے لوگون سے جس طرح ھوسکے اُن کو قادیانی ھونے سے دور رکھیں کیونکہ مبادا یہ مولوی صاحب قادیاني ھو گئے تو علاقہ کا علاقہ بالکل بے دین ھو جاویگا

الغرض مولوی صاحبان بازار کے جلسہ سے واپس آنے کے بعد سے اس فکر مین پڑ گئے کہ کسی طرح خاکسار سے ملین - مگر چونکہ اسي طرح چلے آنے مین لوگون کے بد ظن ھوجانے کا خوف تھا

یہ سن کر مولوي حسن علی تو ھکا بکا ہو کر
رہ گیا اور ناچار دست بستہ ہوکر مجھہ سے معافی
کا خواستگار ہوا مین نے اپنے ھاتھون سے اس کو
بٹھا دیا اور کہا کہ اس کي ضرورت نہیں - لیکن بات
یہ ھے کہ تم کو مناسب نہ تھا کہ ھم سب سے
ایسی بد سلوکی کرتے اگر تم ھم سے حسن و
سلوک کے برتاؤ کروگے تو تمہاري آنے والی نسلیں
بھی تم سے نیک سلوک کرین گی اور اگر ھم سے
بد سلوکي کروگے تو اپنی آیندہ نسل سے کبھي
بھلائی کی امید نہ رکھنا - تمھین تو یہ چاھئیے تھا کہ
ھمارے پاس جو علمي دولت ھے وہ ھم سے حاصل
کرکے رکھتے - کیونکہ ایک ایسا وقت آئیگا کہ ھم نہ
ھونگے اور تم علم کے لئے ترسوگے اور ھمین یاد
کروگے الغرض مین نے اسي قسم کی نصیحت آمیز
باتون پر اپنے کلام کو ختم کیا اور دیکھا کہ سامعین جو
شہباز پور کے لوگ معہ مولوی عبدالوھاب اور اونکے

مجھے قیمتاً عنایت کرینگے لیکن یہاں سے جانے کے
بعد بھاری مولوی صاحب نے تو ایک ٹکڑا کاغذ
کا بھی میرے پاس نہ بھیجا اور مولوی عبد اللہ
چھپروی گو چند روز تک کچھ خط و کتابت
کرتے رہے لیکن چونکہ اونکے خطوط میں صرف
معاندانہ جھگڑا ہوتا تھا اور عالمانہ اور منصفانہ بات
نہ ہوتی بلکہ ثناء اللہ کے رنگ میں تحقیر کرتا تھا
اس وجہ سے میں نے اُس سے خط و کتابت ترک
کردی ۔ و اللہ المعین یہانتک تدسرے دن کی کاروائی
ختم ہوئی و اللہ اعلم

الغرض اس جنگ و جدل کے بعد بھی مین
سلسلۂ احمدیہ کی تحقیق حتی الامکان کرتا رہا اور
جب سنتا کہ کسی مخالف نے کوئي کتاب یا
رسالہ سلسلۂ احمدیہ کے خلاف لکھا ھے یا کسي
احمدي عالم نے اسکی تائید میں کوئی رسالہ
چھپوایا ھے اُس کو منگاتا غور سے پڑھتا اور دلائل
کو جانچتا تھا ۔ قادیان کے اخبار ' الحکم ' اور البدر بھي
میرے نام جاری تھے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے

گھاٹ پر چلا گیا اور وہاں مولوی صاحبان سے ملاقات ہو گئی بہت دیر تک اونسے بات چیت ہوتی رہی آخرش میں نے انکی دعوت بھی کردی اور کہا کہ آج میرے یہاں قیام کر کے کل کلکتہ کیطرف روانہ ہو جائیگا - لیکن بہار . مولوی صاحب نے یہ عذر پیش کیا کہ فلاں دن میرے ایک مقدمہ کی تاریخ مقرر ہے اگر آج یہاں سے نہ روانہ ہو جاؤں تو تاریخ مقررہ تک وہاں نہیں پہونچ سکتا اس سے میرا تخمیناً ہزار روپیہ کا نقصان ہو جاویگا - اس مرتبہ آپ معاف فرمائیں کسی اور موقعہ پر جتنے دن آپ چاہینگے آپ کے یہاں ٹھہرونگا پھر میں نے زیادہ اصرار نہ کیا اور وہ لوگ اسٹیمر پر سوار ہوکر کلکتہ کیطرف روانہ ہوگئے لیکن رخصت ہوتے وقت دونوں مولوی صاحبان نے مجھ سے اقرار کیا تھا کہ برھمن بڑیہ سے جانے کے بعد سلسلہ احمدیہ کی نسبت مجھ سے خط و کتابت ضرور کرینگے اور جو اعتراضات ہوں اون سے مجھے مطلع کرینگے اور جسقدر عمدہ رسالہ اس سلسلہ کے خلاف میں مل سکیں وہ

تا کہ میں عید گاہ میں عید کی نماز میں امامت
نکر سکون حالانکہ مین ھی عیدین کی نمازیں پڑھا یا
کرتا تھا - لیکن اونکی شرارت ھمیشہ نا کام رھتی کیونکہ
عین وقت پر جب مین عید گاہ میں پہنچ جاتا تو
سب شر و فساد ٹھنڈا ھو جاتا اور اشرار نا کام رھجاتے
چنانچہ کئی سال تک یہی حال رھا اور
میں شریرونکا حال دیکھتا اور صبر کرتا رھا کہ اللہ تعالے
پھر ھی کریگا - اسی دوران میں جب حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کے وفات کی خبر سننے میں آئی
تو میں بہت گھبرا گیا کیونکہ بہت سی پیشینگوییان
موعود الوقوع باقی تھیں اور میری سمجھہ میں نہ آتا تھا
کہ مخالفین کو کیا جواب دونگا - لیکن ان ھی دنوں
قادیان سے شایع شدہ رسالون کے مضامین نے میری
بہت کچھہ تشفی کردی اور کوئی شک و شبہہ
باقی نرھا

اخبار اهل حدیث کے پرچے بھی کبھی کبھی منگا
لیتا تھا مجھہ مین طرفداری بالکل نہ تھی کیونکہ
میں بالکل نہیں جانتا تھا کہ قادیان بھی کوئی
مقام ہے اور اسمیں مرزا غلام احمد صاحب بھی
کوئي شخص ھیں مگر صرف خشیت الهي سے
اس قسم کی تحقیق و تفتیش میں مصروف تھا
صرف یهي خیال تھا کہ اگر فی الواقع یہ
شخص الله تعالے کي طرف سے ہے تو پرورد گار
عالم کے حضور جب جانا ھوگا تو کیا جواب دونگا
اسی خوف سے میری یہ حالت تھی کہ کسی
قسم کی کوشش تحقیق و تفتیش کي میں نے
باقي نہ چھوڑی - تنہا بیٹھکر بھی میں اس بارہ
میں غور و فکر کرتا - استخارہ وغیرہ بھی کرتا اگرچہ
میں درپردہ ھی تحقیق و تفتیش میں لگا تھا پھر
بھی میری شکایت اطراف و جوانب میں پھیلنے
لگی - شریر لوگ یون تو کچھہ نہ کرسکتے تھے لیکن
ھر سال عیدین کے موقعہ پر میری شکایت کرتے
پھرتے اور اشرار و نابکار لوگونکو مجھہ سے بدظن کرنے

تا کہ ہر طرح اطمینان و تسکین خاطر حاصل ہو
جائے پس میرے احمدی ہونے مین مذکورۂ بالا
دونون باتین حائل تہین اور دونون ایک سفر دراز
کو چاہتی تہیں - مین ہر سال ارادہ کرتا تہا کہ
آسن مہینے کے تعطیل مین وہ سفر کرون لیکن
تعطیل کے شروع ہونے سے پہلے ہی میری طبیعت
خراب ہو جاتی تہی اور مین بیمار ہو جاتا تہا لیکن
سنہ ۱۹۱۲ عیسوی کے اکتوبر مین اللہ تعالے نے اپنے
فضل خاص سے مجہے اس سفر کی توفیق عطا
کی اور میری طبیعت بہی بفضلہ تعالے اچہی رہی
بعون الہی خاکسار مندرجہ ذیل تین دوستون کو ساتہہ
لیکر عازم سفر ہوا (۱) مولوی امداد علی (۲) قاری
دلاور علی (۳) دہانو مدشی - اول ہملوگ مقام برہمن
بڑیہ سے روانہ ہو کر شہر کلکتہ پہونچے - چونکہ سنا
گیا تہا کہ مولانا شبلی نعمانی اسوقت لکہنو مین ہین
اس لئے کلکتہ سے روانہ ہوکر پہلے لکہنو گیا اور
وہان مرزا کبیر الدین احمد صاحب سکرٹری انجمن
احمدیۂ لکہنو کے مکان پر فروکش ہوا - اگرچہ مرزا

بیان سفر هندوستان و پنجاب اور اکابر علما سے گفتگو و بحث

اگر چه سلسلۂ احمدیه کی حقیقت مجھپر کھل
گئی تھي اور اسمیں تشفي خاطر و شرح صدر بھی
حاصل ھوگیا تھا تاھم چونکه بنگاله کے اکثر خاص و
عام کہا کرتے تھے که ھندوستان و پنجاب کے اکثر
نامي گرامي علما اس طریقه سے نفرت کرتے ھیں
بلکه اسکا نام بھی سدا گوارا نہیں کرتے اس لئے
میرے دلمیں اکثر یه خیال پیدا ھوتا تھا
که شاید اُن علما کے تحقیق میں کوئي وجه مطبق
اس طریقه کے بطلان پر حاصل ھوئي ھو۔ تو جب
تک بالمشافهه ان علما سے اس طریقه کے بارے
میں گفتگو نکرلون ھرگز اس طریقه میں داخل نھونگا
اور بعض اوقات یه بھی خیال آتا تھا که قادیان میں
جو لوگ حضرت مرزا صاحب کي صحبت میں رھے
ھوے ھین انکي عملي حالت اور روحانی طاقت
بھی بچشم خود دیکھه لینی چاھئے که کیسی ھے

دیا کہ مولانا شبلي کا گھر مجھے دکھا کر چلا آوے۔
میں خود اُن سے حسب دلخواہ ملنے کي تدبیر
کر لونگا پس اُنھوں نے بھی اس تجویز کو پسند
کی اور ایک نوجوان کو جو شائد اُنکا بھانجہ تھا
میرے ساتھہ کردیا وہ میرے ھمراہ مولانا شبلي
صاحب کے مکان تک گیا اور مجھے جگہ دکھا کر
چلا آیا - میں نے آگے بڑھکر دیکھا کہ مولانا کے
دروازے پر سائین بورڈ پر لکھا ھوا ھے کہ 'جو صاحب
مجھسے ملاقات کرنا چاھیں وہ چار بجنے کے بعد
تشریف لاویں' اتفاقاً اُس وقت چار ھي بجے تھے
پس میں مولوي امداد علي کو ساتھہ لئے ھوے
جو میرے ھمراہ تھے مولانا شبلی کے ھجرہ میں
جا پہونچا - وھاں دیکھا کہ مولانہ میرے حسب دلخواہ
تنہا بیٹھے ھوے ھیں مخفی نرھے کہ مولانا شبلي
صاحب سے تنہائي میں ملنے کي وجہ یہ تھی کہ
سابق میں جب وہ علي گڈہ کالج کے عربي پروفیسر
تھے اُسوقت میں نے اُنکے پاس ایک جوابي
پوسٹ کارڈ میں یہ سوال لکھہ بھیجا تھا کہ اسوقت

صاحب اپني ملازمت پر گئے ہوے تہے اور گہرمین
موجود نہ تہے پہر بہي اونکے بھائی صاحب بہت
ھی خاطر و تواضع کے ساتھہ پیش آے - تیسرے
پہر کو مین نے اون سے بتایا کہ میري اصل غرض
لکھنو آنے کي یہ ھے کہ مولانا شبلي صاحب سے
ملکر تخلیہ مین کچھہ باتیں کرون اس کے لئے
کون سا وقت موزون ھوگا - یہ سنکر اونہون نے اپنی
انجمن احمدیہ کا ایک مطبوعہ فارم نکالکر مولانا شبلی
کے نام ایک خط لکھا کہ بنگال سے ایک عالم
ھمارے یہان تشریف لاے ھیں اور جناب سے ملاقات
کے خواھشمند ھیں براہ عنایت مطلع فرمائیں کہ
جناب سے ملنے کا کونسا وقت موزون ھوگا بد خط
جب لکھا جا چکا تو میرے دل میں خیال گذرا
کہ یہ لوگ یہان قادیاني مشہور ھین پس اگر
میں انکے ذریعہ سے مولانا شبلي سے ملنے گیا تو وہ
ھرگز شرح صدر کیساتھہ مجھسے نہ ملینگے - اور یہ بات
میں نے مرزا کبیرالدین صاحب کے برادر عزیز پر ظاھر کی
اور کہا کہ صرف ایک راھبر میرے ساتھہ کردین

تا کہ وہ اقرار کرنے میں خوف نہ کریں لیکن انہوں نے اقرار نہ کیا کیونکر کرتے کیونکہ جسکے دل میں خدا کا خوف نہو اور صرف انسانوں کا ڈر ہو ایسے شخص سے حق کا علانیہ اقرار کرانا بہت مشکل ہے

مکالمہ با مولانا شبلی نعمانی

الغرض مولانا شبلی صاحب کو آنکی نشست گاہ میں تنہا پاکر میں بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شائد وہ حق کا اقرار کر لیں گے کہ واقعی حضرت عیسی علیہ السلام وفات پا چکے پس خاکسار نے آنکے سامنے جا کر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عرض کیا جسکے جواب میں آنہوں نے وعلیکم السلام کہا - اور بیٹھنے کی تواضع کی ایک کوچ پر جو وہاں بچھی ہوئی تھی بیٹھنے کے لئے کہا اور میرے بیٹھ جانے کے بعد دریافت کرتے رہے کہ وطن کہاں ہے اور کیا شغل رکھتا ہوں میں نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ بندے کا مکان جس حصۂ ملک میں ہے وہاں جناب

عیسی علیه السلام کے حیات و وفات کے بارہ میں
علما کے درمیان سخت اختلاف ہے پس اسکے متعلق جناب
کی کیا راے ہے بینوا توجروا ؟ اُنہوں نے
اسکے جواب میں اسطرح کی عبارت لکھی تھی
قرآن کریم سے بظاہر تو عیسی علیه السلام کا وفات
پانا ہی معلوم ہوتا ہے لیکن ہمارے علما کا مذہب
یہ ہے کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں اور قریب
قیامت کے وہ پھر دنیا میں نازل ہونگے انتہی
ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سوال و جواب میں
کسقدر بعد ہے اور اصل سوال جو اُن کی راے
کے متعلق تھا لوگوں کے خوف سے اسکا جواب اُنہوں نے نہ
دیا - جب میں نے یہی بات اُن سے بالمشافہہ
پوچھی تو اونہوں نے کچھہ اور ہی جواب دیا جیسا کہ
عنقریب عرض کرونگا علاوہ اسکے میں نے بعض لوگوں
کی زبانی سنا تھا کہ مولانا شبلی صاحب اس مسئلے
یعنی وفات مسیح میں احمدیوں کے موافق ہیں اور
لوگوں کے خوف سے اقرار نہیں کرتے اسی لئے میں
نے ان سے تخلیہ میں ملنے کا انتظام کیا تھا

غرض سے اُن پر حملے کرتے رھے شیعہ اور ترقی
کرتے جاتے تھے اور جب سنیون نے سکوت اختیار
کیا تب سے شیعہ از خود کمزور ہونے لگے اور
انمین تنزل شروع ھوگیا

خاکسار نے کہا کہ جناب کی تقریر سے معلوم
ھوتا ھے کہ علماء سلف نے مذاھب باطلہ
کی تردید مین جو کتابین لکھی ھین وہ بیجا تھین
علاوہ برین ہمین نے صواعق محرقہ کے آغاز مین
دو حدیثین دیکھی ھیں اُنمین سے ایک یہ ھے کہ
فرمایا ۔ رسول اللہ صلعم نے اذا ظہر الفتن او قال
البدع وسب اصحابی ولیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل ذالک
فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ
فرضاً ولا عدلاً ؟ یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب
ظاھر ھوں فتنے یا فرمایا بدعتین اور گالی دیا
میرے اصحاب کو پس چاھئے کہ ظاھر کرے عالم
اپنے علم کو اوسپر پس جس نے نکیا یہ پس
اوپر اُسکے لعنت اللہ تعالے کی ھے اور فرشتون
کی اور آدمیون کی نہ قبول کریگا اللہ تعالے اُس

کا سا عالم معاصر نہین پس اگر جناب اجازت دین
تو بندہ اپنے بعض شبہات عرض کرے تا اوسکا حل
ہو جاوے مولوی صاحب نے اجازت دیدی " تب
خاکسار نے پوچھا کہ قادیانی عقائد کے بارے میں
جناب کی کیا تحقیق ہے مولوی شبلی صاحب نے
فرمایا کہ مذاہب باطلہ میں سے ہے اور یہی اکثر علماء
وقت کی راے ہے پس میں نے کہا کہ جناب
نے کبھی اس مذہب کی تردید میں کچھ تحریر بھی
فرمایا یا نہین جسکے جواب مین مولانا نے فرمایا کہ نہین
میں نے اس بارہ مین کبھی کچھ نہین لکھا پھر
خاکسار نے کہا کہ لکھنا تو ضرور چاہئے تھا آخر
کیون نہین لکھا مولانا نے جواب دیا کہ مین نے
تجربہ کیا ہے کہ جب کبھی کسی باطل مذہب
کی تردید کیجاتی ہے تو وہ مذہب اور بڑھتا ہے
اور اگر خاموشی اختیار کیجاوے تو از خود بہ تدریج
مٹ جاتا ہے چنانچہ میں نے تاریخ طبری میں
پڑھا ہے کہ بغداد میں شیعون اور سنیون کے درمیان
بڑا جھگڑا تھا سنی جب تک شیعون کو دبانے کی

تو فلیذی کنت انت الرقیب علیهم بہی ہے یعني جبکہ
رفات دیدی تونے مجہکو اے پروردگار میرے فقط
توھی نگہبان رھا اوپر اون کے یعنی نصاری کے انتہي
خاکسار نے کہا کہ اسي عقیدہ کو ٹہیک کرنے کے لئے
اس قدر دور سے جناب کے پاس آیا اب جب
جناب بھي فرماتے ھین کہ کچھہ ٹہیک نہین کہا
جا سکتا تو اب فرماے کہ اس کے لئے کہان اور
اسکے پاس جاؤن - اسپر مولانا نے فرمایا کہ کیا یہ
ضرور ہے کہ شریعت کے ھر ایک مسئلہ کو ٹہیک
کر لیا جاوے چنانچہ استوی علی العرش کے مسئلے
مین حضرت امام مالک صاحب فرماتے ھین الاستواء
معلوم و الکیفیت مجہول و السوال عنہ بدعة و الایمان بہ
واجب یعني استوا کے معنی سب کو معلوم ھین
اور کیفیت اوس کي مجہول ہے یعني نا معلوم
اور سوال کرنا اُس سے بدعت ہے اور ایمان لانا
ساتھہ اُسکے واجب ہے انتہی پس خاکسار نے کہا کہ

ب بھي چپ رهنا اسوقت مفيد هوتا جب جناب
تمام علماء هند کو اپنے ساتهه متفق کرلیتے اور
سب نے سب خاموش رهتے اور بغیر اسکے فقط جناب
کے چپ رهنے سے کیا فائده هوگا جبکه همیشه هر
طرف سے نیوں کی دهوم مچ رهی هے جو عیان
هے غرضیکه یه دلیل سنکر مولانا شبلی صاحب نے
خاموشی اختیار کرلي اور اتني دير تک سکوت میں
رهے که جب پهر جواب کي امید باقی نه رهي
تو خاکسار نے دوسري بات پوچهي - جو یه تهی
که حضرت عیسی علیه السلام کے حیات و وفات کے متعلق
عام علما میں بڑا اختلاف هے اور احمدی عقائد
کے لوگ شد و مد کے ساتهه وفات عیسی علیه السلام
ثابت کرتے هیں جسکا جواب دینا مشکل هو رها هے
جناب کي تحقیق اس باره میں کیا هے ؟ مولانا
نے فرمایا که اسکے متعلق کوئي یقینی بات نهین
کهي جا سکتی کیونکه ادهر بات تو "وما قتلوه وما

مولانا شبلی صاحب نے جواب دیا کہ یہ سب
حدیثیں اخبار احاد میں سے ہیں جو یقینی نہیں
ہیں خاکسار نے کہا کہ اکثر حدیثیں تو اخبار احاد ہی
میں سے ہیں متواتر کہاں ہیں اور ہیں بھی تو
بہت ہی کم قطع نظر اس کے اخبار احاد کے
بھی تو معنی ہوتے ہیں مہمل تو نہیں ہیں اور
کلام تو معنی ہی میں ہے مفید یقین و مفید ظن
ہوے میں تو نہیں ہے اسپر بھی مولانا شبلی نے
سکوت فرمایا اور یہ تیسرا سکوت تھا مخفی نہ رہے
کہ ان سکوتوں پر خاکسار مولوی شبلی کی مدح
و ستایش ہی کرتا ہے کیونکہ عالم کی شان ایسی
ہی ہونی چاہئے کہ جس امر میں جواب معقول
کی راہ معقول نہ ہو سکوت اختیار کرے اور اب
تو نا اہلوں کا زمانہ آپڑا ہے کہ سکوت کرنے کو
موجب ننگ و عار سمجھتے ہیں - ایسے لوگ اس
مثل کے مصداق ہیں ملا آن باشد کہ چپ نشود
دانشمند حقیقت رس لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسے
موقعوں پر سکوت نہ کرنا موجب ننگ و عار ہے "

استوا علي العرش صفات باري تعالی مین سے -
اور الله تعالی اپنی ذات و صفات کے ساتهہ بیچو
و بیچگون هے پس اگر استوا علي العرش کے بارے
مین کہا جاوے که هم اوسکي کیفیت نہین جانتے
تو بیشک بجا هے اور حضرت عیسي علیه السلام
اگرچه ایک نبي جلیل القدر تهے مگر جنس
سے نہے اور بشر کے لئے حیات و وفات ایک
معمولی امر هے پس یه مسئله نظیر استوا علي العرش
کي نہین هو سکتی اسپر بهي مولانا شبلي صاحب
سکوت کر گئے اور اسقدر دیر تک سکوت مین رهے
جب جواب کي امید باقي نه رهي تو پهر خاکسار
بعد توقف بسیار کے تیسری بات پوچهی جو
تهی که نزول مسیح کی حدیث تو صحیح بخاری
مین بهی هے جسکو اصح الکتب بعد کتاب الله
کہا جاتا هے اسمین لفظ نزول کے کیا معنی ه
خصوصاً بعد ثبوت وفات مسیح کے اور احمدي لو
تو وفات مسیح ثابت کرنے کے بعد هي اسکو بد
کرتے هیں جسکا جواب دینا بہت مشکل هو یا

کہنے لگا کہ آپ کے مخاطب مولانا مفتي محمد عبد اللہ
صاحب ٹونکی ہین یہ سنکر مین پہڑک اُٹھا ازر ان
سے مصافحہ کرکے کہا کہ آپ تو اسوقت میرے لئے
ایک نعمت غیر مترقبہ ہین کیونکہ خاکسار آپکا نام نامی
بہت دنون سے سنتا رہا اور آپکی ملاقات کا بڑا
اشتیاق رکہتا تہا آپ کے لکھنو مین مل جانے کا
مجھے وہم و گمان بھی نہ تہا - مفتي صاحب
ممدوح نے بھی میرا حال دریافت کیا مین نے انہین
بھی وہي جواب دیا جیسا مولانا شبلی صاحب کو
دیا تہا اور چند شبہات کے پیش کرنے کی اجازت
طلب کی لیکن میري یہ درخواست سنکر وہ کچھہ
گھبرا سے گئے اور صاف لفظون مین اجازت نہ دي
اس پر مولانا شبلي صاحب کسي قدر مسکرا کر کہنے
لگے کہ مولویصاحب کو اور تو کچھہ پوچھنا نہیں
فقط قادیانی مذہب کے متعلق کچھہ دریافت کرنا ہے
یہ سنکر مفتی ٹونکی صاحب کسی قدر زہر خندی
کے ساتھہ باآہستگي گویا ہوے کہ قادیاني مذہب
کے متعلق کیا پوچھینگے - اون کے اس سوال کو مین

مکالمہ با مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی

مولانا شبلی صاحب سے باتین ہو رہی تھین
کہ یکایک ایک شخص معمر و معمم آگئے جنکو مین
نے اُنکی صورت سے نہ پہچانا - اسی عرصہ مین
اور بھی دس بارہ آدمی باہر سے آکر فرش زمین
پر بیٹھہ گئے چونکہ مولانا شبلی صاحب نے اُس
اول شخص کو بہت اعزاز کے ساتھہ بٹھایا اسوجہہ
سے مین نے سمجھا کہ یہ شخص یہان کا کوئی
معزز مولوی ہے پس جب مین نے ان بزرگ سے
اون کا اسم گرامی و دولتخانہ دریافت کیا تو اُنھون
نے فرمایا کہ وہ ٹونک " اسپر مین نے کہا کہ وہی
ٹونک نہ جو ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست ہے
میری طرف سے یہ تفتیش سنکر اُنھون نے کوئی
جواب نہ دیا بلکہ کسیقدر ترشرو سے ہوگئے جسکی
وجہ مین نے کچھہ نہ سمجھی یہان تک گفتگو
ہوئی تھی کہ اُن دس بارہ آدمیون میں سے ایک شخص
جو نیم مولوی سا نظر آتا تھا کھڑا ہوکر ادب سے

فقط ایک فرضي بات هے که ضد سے اس پر اڑے هوے هیں - اس پر آپکو رد لکھنے کی خوب فرصت ملی اور ادهر هزارون بلکه لاکھون آدمی آپ جیسے بزرگون کے فتاوی کے مطابق کافر هو رهے هیں پهر بهي آپکو رد لکھنے کي فرصت نهیں ملتی - اس پر ٹونکي مولوي صاحب شرمنده سے هوئے اور دیر تک سر نیچا کئے کچھه غور کرتے رهے اتنے میں مولانا شبلي صاحب اٹھه کهڑے هوے اور اپنے ملازم کو حکم دیا که کمرے کي سب کهڑکیاں کهولدے اور همارے طرف مخاطب هوکر کها آپ لوگ اچهي طرح باتین کرلین مین باهر جاکر بیٹھتا هون اور پهر باهر جاکر ایک چارپائي پر جو برآمده مین پڑی تهی بیٹھه گئے اور یون کهنا چاهئے که گویا اپنے عوض ایک اور شکار میرے لئے چهوڑ کر اپنی جان بچا لے گئے - اب میں نے پهر مفتی ٹونکي صاحب سے پوچھا که اچھا جناب حیات و وفات عیسي علیه السلام مین آپکی کیا راے هے اس کا کچھه جواب نه دیکر وه جهٹ بول اٹھے که عیسی علیه السلام کي

نے اجازت پر حمل کرکے کچھہ پوچھنا شروع کیا
چنانچہ سب سے پہلے مین نے کہا کہ جناب نے
قادیانی مذہب کے رد مین کبھی کچھہ لکھا ہے
اُنھون نے کہا ,, نہین ،، مین نے پھر کہا کہ کیون
نہین لکھا مین نے تو آپکے دستخط مرزا صاحب کے
مخالفین کے بعض بعض فتاوی تکفیر پر دیکھا ہے۔
قونکی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ مجھے مرزا
کے مذہب کی تردید لکھنے کی فرصت ہی نہین
ہے مرزا صاحب کے خیالات کی تردید کرنے والے
اور بہت سے لوگ ہین چنانچہ مولوی محمد حسین
بٹالوی نے بہت کچھہ لکھا ہے پہلے تو وہ مرزا
صاحب کے مرید تھے پھر مخالف ہوگئے - اس پر
مین نے کہا - مین نے آپکا لکھا ہوا ایک رسالہ
حرمت غراب پر دیکھا ہے اور یہ نہایت تعجب کی
بات ہے کیونکہ کوا کون کھاتا ہے ؟ نہ آپ کھاتے
ہین نہ مین کھاتا ہون اور نہ کوا کھانے والا کسی
کو مین نے دیکھا ہے دیوبندی جو مسئلہ حلت
غراب کے بانی مبانی ہین وہ لوگ بھی نہین کھاتے

مشہور و مذکور آیت پڑھہ دی ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین یعنی نہین ہے محمد باپ کسی کا مردون سے تمہارے لیکن رسول ہے الله کا اور خاتم یعنی مہر ہے نبیونکا - مین نے کہا کہ یہ آیت تو بی بی زینب کے نکاح کے بارے مین ہے انہون نے کہا ہان - پس مین نے پوچھا کہ اس آیت مین لفظ لکن جو کلمۂ استدراک ہے اسکی وجہ استدراک کیا ہے اور عطف رسول الله اور لفظ خاتم النبیین کی عطف کی کیفیت کیا ہے اور یہ دونون معطوف اور معطوف علیه مقام مدح مین واقع ہیں یا مقام ذم مین لیکن ٹونکی مولوی صاحب نے اس سوال کے جواب سے پہلو تہی کی اور صرف لفظ خاتم النبیین کو لے بیٹھے اور خاتم النبیین کو بار بار خاتم النبیین کہتے رہے مین نے کہا کہ حرف 'ت' کو زبر کے ساتھہ ادا کیجئے - انہوں نے کہا کہ زبر سے بھی آیا ہے اور زیر سے بھی آیا ہے اور دونون کے ایک ہی معنی ہیں - میں نے کہا کہ ہو مگر آپ جس مصحف مجید میں تلاوت

لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له یعنی جس میں امانت
نہیں اُسکا کچھہ ایمان نہین اور جس میں وفاے
عہد و پیمان یعني قول و قرار نہین هے اُسکا
کوئی دین نہین هے - انتهی دیکھئے ان دونون فقرون
مین اسم نکرہ تحت مین لای نفی جنس کے واقع
هے اور نفي استغراقي بن نہین سکتا - کیونکــه اگر
یہان نفي استغراقی معني کئے جاویں و جو شخص
امانت کو خیانت کرے اوسکو بے ایمان یعنی کافر
اور جو شخص اپنے قول و قرار کو توڑیگا اوسکو بے
دین یعنی کافر کہنا پڑیگا حالانکه محققین و شراح
حدیث اس حدیث کے ایسے معنی نہیں کرتے چنانچه
شاہ ولي الله صاحب محدث دهلوي نے بهی حجة الله
البالغه میں ایسے معني نہین کئے بلکه نفی کمال
ایمان و نفی کمال دیں کے معني کئے هیں پس
اسکے مطابق اگر حدیث لا نبي بعدي کے بهي معني
نفي کمال نبوت کے کئے جاوین تب کچھہ بهي
اشکال باقی نہیں رهتے بلکــه بلا تکلف یه معنی
هوتے هیں که آنحضرت صلعم نے فرمایا هے کــه

من لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ یعنی جس میں امانت نہیں اُسکا کچھہ ایمان نہین اور جس میں وفاے عہد و پیمان یعنی قول و قرار نہین ھے اُسکا کوئی دین نہین ھے - انتھی دیکھئے ان دونون فقرون مین اسم نکرہ تحت مین لای نفی جنس کے واقع ھے اور نفی استغراقی بن نہین سکتا - کیونکہ اگر یہان نفی استغراقی معنی لئے جاویں و جو شخص امانت کو خیانت کرے اوسکو بے ایمان یعنی کافر اور جو شخص اپنے قول و قرار کو توڑیگا اوسکو بے دین یعنی کافر کہنا پڑیگا حالانکہ محققین و شراح حدیث اس حدیث کے ایسے معنی نہیں کرتے چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دھلوی نے بھی حجۃ اللہ البالغہ میں ایسے معنی نہین لئے بلکہ نفی کمال ایمان و نفی کمال دین کے معنی کئے ھیں بس اسکے مطابق اگر حدیث لا نبی بعدی کے بھی معنی نفی کمال نبوت کے لئے جاوین تب کچھہ بھی اشکال نہیں رھتا بلکہ بلا تکلف یہ معنی ھوتے ھیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ھے کہ

میرے بعد کوئی کامل نبی جو صاحب کتاب و صاحب شریعت و صاحب نبوت مستقلہ ہو نہیں ہوگا - پس اگر آپ کے بعد کوئی نبی غیر تشریعی اور ظلی شریعت محمدیہ کے ماتحت ہو اور آنحضرت صلعم کے کمال اتباع سے نبوت حاصل کیا ہو تو اسکا امتناع اس حدیث سے کسطرح ثابت ہو سکتا ہے - اور اگر پھر بھی آپ ضد کریں اور اس سے آنحضرت صلعم کے بعد نبی کے آنے کا امتناع مطلق ثابت کرنا چاہیں تو پہلے آپ امانت میں خیانت کرنے والے کے کافر ہونے کا اور عہد شکن کے بالکل بے دین ہونے کا فتویٰ عنایت کریں تو پھر دیکھا جائیگا یہہ سنکر مفتی صاحب کے حواس باختہ ہوگئے اور وہاں سے اُٹھکر ادھر مولانا شبلی صاحب کے پاس جا بیٹھے اور جاتے وقت دبی زبان سے یہ بھی کہتے گئے - کہ ایسا ہونے سے تو آپ سب جو کچھ جی میں آوے کہہ سکینگے ؟

المختصر چونکہ مغرب کی نماز کا وقت بہت قریب تھا اور دونوں مولوی صاحبان بھی فرار کرچکے تھے

تو یہ ہے کہ مسئلۂ حیات مسیح کو پہلے دلائل
قویہ سے ثابت کردین جس سے سب بکھیڑے طے ہو
جاوین - لیکن شائد حیات مسیح کی دلائل قویہ
آپکے پاس نہیں ہیں اسوجہ سے ایسا نہین کرتے
ورنہ ہرگز ایسی کج راہي نہ اختیار کرتے - اُنہون
نے کہا کہ جس طریق سے مخالف کو جلد مغلوب
کیا جا سکے گفتگو مین اُسي طریق کو اختیار کرنا
چاہیئے میں نے کہا کہ میرے نزدیک تو حیات
مسیح پہلے ثابت کردینے سے سب بکھیڑے طے
ہو جاتے ہین بشرطیکہ دلائل قویۂ حیات مسیح
اسرائیلي آپ کے پاس موجود ہون - اُنہون نے کہا
کہ حیات مسیح کے دلائل موجود ہوے پر بھي
اس کے ثابت کرنے میں کچھہ مشکلات ہیں - اور
مرزا صاحب کسطرح مہدی ہوگئے ؟ اس سوال کے
آنے ہی قادیانی لوگ بہت جلد لاجواب ہو جاتے
ہیں - تجربہ سے ایساهي معلوم ہوا ہے - مین نے
کہا کہ اگر واقف احمدی ہوگا تو وہ آپ سے دلائل
و علامات مہدی طلب کریگا اور اسوقت مشکلات آپهي

یہان جاپہنچا - مولوي عبد الباري صاحب نے اُسدن
جلاب کی دوا استعمال کی تہي پہر بہي اُن سے
کچھہ باتیں ہوئیں اور وہ بہي مین نے اس عرض
سے چہیڑا کہ تا ازنہیں معلوم ہو جاے فقط اس
بات کی بنا پر کہ اُنکو معلوم ہوے کہ میں بہی
حضرت مولانا محمد عبد الحي صاحب مرحوم و مغفور
کے شاگردون میں سے ہون - مولوي عبدالباری صاحب
بات بات میں مجھہے کہتے کہ "مولوبصاحب آپ
معقولي آدمي ہیں' حال آنکہ میں نے آن سے
کوئي معقولیت ظاہر نہیں کي تہي - الغرض باتون
باتون میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کي بات
بہي درمیان مین بات آگئی - مولوی عبدالباری صاحب
کہنے لگے کہ مین قادیانیون سے گفتگو کرتے وقت
مسئلہ حیات و وفات مسیح سے گفتگو شروع نہیں
کرتا بلکہ میري گفتگو مرزا صاحب کے دعوۂ مہدویت
پر کے دلائل سے شروع ہوتی ہے - مین نے کہا
کہ یہ تو عام لوگون کا طریق ہے علمای اہل
تحقیق تو ہرگز ایسا نہیں کرتے بلکہ ارن کا وہی

آخری کلام کا کوئي جواب مولوی عبدالباری صاحب نے نہ دیا المختصر اس قدر گفتگو کے بعد حضرت مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کے نواسے آگئے خاکسار انکی احوال پرسي مین مشغول ہوگیا اور اسطرح سلسلۂ گفتگو قطع ہوگیا مخفي نرہے کہ مولوی عبدالباری صاحب سے گفتگو ہو رہی تھی تو اسوقت ایک نوجوان مولوي عبدالشکور نام کسی کسی وقت بول اٹھتا تہا لیکن مین نے اسکو بالمقابل خطاب کوئي جواب نہ دیا۔

الغرض وہان سے رخصت ہوکر میں نے مولوي عین القضاۃ صاحب سے ملنے کي کوشش کي لیکن چونکہ وہ دن یوم جمعہ تہا اسوجہ سے قبل نماز جمعہ ان سے ملاقات نہ ہوسکی اور بعد نماز جمعہ اگرچہ ملاقات ہوئی لیکن وہ ان باتون کي طرف متوجۂ نہ ہوے اور گریز کرتے رہے آخر میں وہاں سے اٹھکر چلا آیا اور اسي دن لکھنو سے روانہ ہوکر شام کو شاہجہان پور پہونچا جہان جناب سید مختار احمد صاحب احمدي کے مکان پر قیام ہوا وہ نہایت

پر آپڑینگے - مولوي عبدالباري صاحب نے کہا کہ مہدي
کے علامات بھي ہم اُسی سے دریافت کریںگے میں
نے کہا کہ پھر آپ کیا کام کرینگے اُنھون کہا کہ ہم
مہدی کے علامات پر جرح کرینگے میں نے کہا کہ
آپ کے لئے سب سے بہتر طریق تو یہ ہے آپ اُس
سے کہیں کہ دوربین یا خردبین سے آپکو دکھادوے
کہ مہدی کیسا ہوتا ہے اس موقعہ کے لئے خاقانی
نے خوب ہی کہا ہے ع انصاف نہان شد و رواهم -
بالاخر میں نے کہا کہ جتني باتیں آپ نے ارشاد
فرمائیں وہ بالکل ہارجیت کي باتیں تھیں اسمیں
حق جوئي و حق طلبي اور خشیة الله نام کو نہ تھا
آپنے ذرا بھي غور نہیں کیا کہ یہ شخص فی الواقع
مامور و مرسل من الله ہے یا نہیں اس دنیا و
اهل دنیا نے تو ایک جم غفیر انبیاء و مرسلین
کو اسیطرح رد کردیا ہے جیسا اسوقت آپنے - اگر
في الواقع یہ شخص مامور من الله تھا تب تو جتنے
لوگون نے اُس سے مخالفت کي اپنے لئے جہنم کي
راہ صاف کی العیاذ بالله من ذلك " میرے اس

مکالمہ با مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی

مولوی احمد رضا خان کے مکان پر معلوم ہوا
کہ وہ سیر کو باہر تشریف لے گئے ہیں لیکن
بہت جلد واپس آجاوینگے - بہرکیف وہ تھوڑی ہی
دیر میں واپس آگئے اور تحیت اسلام اور احوال
پرسی کے بعد وہ خود ایک کرسی پر بیٹھگئے
اور میرے بیٹھنے کے لئے ایک اور کرسی منگادی
پھر ادھر اودھر کی باتیں ہونے لگیں - دیوبندیوں
سے جو انکی سخت مخالفت تھی اس خصوص
میں بھی کچھہ باتیں ہوئیں اسکے بعد مین نے
اُن سے دریافت کیا کہ میرزا صاحب قادیانی کی
نسبت جناب کی کیا تحقیق ہے اور آنکو آپ
کیا سمجھتے ہین " اس پر اونھوں نے مندرجہ
ذیل لمبی تمہید شروع کردی -

تمہید مولوی احمد رضا صاحب

ہمارے مخالف جو مدعی دین اسلام ہین
تین قسم کے ہین اول وہ جو ضروریات دین کے
منکر ہین ہم انکے حالات کو نہین دیکھتے بلکہ

خاطر و تواضع کے ساتھہ پیش آے اور باصرار تمام
ایک دن اپنے پاس مقیم رکھا سید مختار احمد
صاحب کے پاس جانے کي ایک وجہ یہہ بہي هوئي
کہ جناب مرزا محمد صادق صاحب نے خاکسار کو
ایک مرتبہ لکھا تہا کہ اگر مولوی احمد رضا خان
صاحب بریلوی سے ملنا منظور هو تو پہلے شاهجہاں پور
کے سید مختار احمد صاحب سے اُنکا حال دریافت
کر لینا بس ان سے مولوی احمد رضا خانصاحب کے
حالات جسقدر بہی هو سکا دریافت کر کے شاهجہان پور
سے بریلی کی طرف روانہ هوا اور شام کو وهان
پہنچکر سراے مین جا اُترا دوسرے دن مکرمی مولوی
احمد علي کو همراہ لیکر مولوی احمد رضا خان صاحب
بریلوی کی ملاقات کو چل پڑا

ہے آپ انکو بالکل دائرہ اسلام سے خارج کررہے ہیں " فرمایا کہ دور جانے کی ضرورت نہین فقط اُنکے دعوای نبوت ھی کو لے لیجئے کہ کس بیباکی کیساتھ اپنے تئیں نبی کہتے ہیں اور اُنکے اتباع ابتک وھی گیت گارہے ہیں تمام امت محمدیہ کے نزدیک بعد آنحضرت صلعم کے دعوای نبوت کفر ھے جو قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت ھے مین نے کہا کہ میرزا صاحب نے جس نبوت کا دعوی کیا ھے وہ غیر تشریعی و ظلی ھے جو میرے خیال مین جاری و جائز ھے - اگر آپ کہتے ھین کہ گنجایش نہین تو آپ دلایل دکھائین اور سمجھائین مین ضرور مان لونگا - اُنھون نے کہا کہ تمام دلائل شرعیہ مطلق واقع ہوے ھین آپ ان سے نبوت غیر تشریعي اور ظلي کا استثنا کہان سے نکالتے ھین - مین نے کہا کہ استثنا کا موقع خود آپکے دلائل ھي دیتے ھین مین بلاوجہ ایسا نہین کرتا چنانچہ آپ کے قوي ترین دلائل مین سے قران کریم کے الفاظ خاتم النبیین

انکو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور یہود و نصاری کا سا برتاؤ اُن سے کرتے ہیں دوسرے وہ ہیں جن کو ہم گمراہ جانتے ہیں لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہیں سمجھتے جیسے فرق باطلہ رافضی خارجی معتزلي وغیرہم" تیسرے وہ ہیں کہ نہ ہم انکو گمراہ جانتے ہیں اور نہ وہ ہمکو گمراہ جانتے ہیں بلکہ سب آپسمیں بھائی بھائی ہیں جیسے حنفي شافعی مالکی حنبلي میرزا صاحب قادیاني کو ہم پہلے قسم مخالفین میں سے سمجھتے ہیں اس لئے ہم انکے حالات و الہامات کو بالکل نہیں دیکھتے میں نے کہا کہ آپکی اس تمہید میں کلام کرنے کي مجھے گنجایش ہے لیکن میں اُسمیں کلام کرنا نہیں چاہتا کیونکہ غرض اُن سے مجھے کوئي غرض متعلق نہیں ہے اسوقت میں آپ سے صرف یہ دریافت کرتا ہوں کہ اب جو میرزا صاحب کو قسم اول مخالفین میں سے شمار کرتے ہیں اور انکو دائرہ اسلام سے بالکل خارج سمجھتے ہیں تو میرزا صاحب میں کون سي ایسي بات پاتے ہیں جس،

لا نبی بعدی میں کرنے سے بخوبی گنجایش استثنا
نبوت غیر تشریعی و ظلی کے نکل آتی ہے
کما لا یخفی اور شیخ اکبر فتوحات مکیہ میں اور امام
شعرانی الیواقیت والجواہر میں اور شیخ محمد طاہر
مجمع البحار میں اور ملا علی قاری موضوعات کبیر
میں کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد غیر تشریعی
نبی کا آنا خاتم النبیین کے منافی نہیں ہے یہ
آپ کے اجماع جعلی کو بھی توڑتا ہے" میری یہ
تقریر سنکر وہ بد حواس سے ہوگئے اور میری تردید
میں اور تو کچھ نہ کہہ سکے نا چار یہی کہنے
لگے کہ آنحضرت صلعم کے بعد امتداد نبوت کے
دلائل کو کیا آپ تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں
میں نے کہا کہ استغفر اللہ ہرگز میں دلائل قرآن و
حدیث کو تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھتا بلکہ
ہر ایک کے مفاد کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں آپ ثابت
کریں کہ میرا کونسا لفظ تحقیر پر دال ہے العیاذ
باللہ میرے خیال میں جو کوئی ایسا کرے وہ میرے
نزدیک قابل اخراج از دائرۂ اسلام ہے تب انہوں

هین انهین او امتناع نبوت کا ذکر هی نهین اب
لوگ زبردستی هي ان سے آنحضرت صلعم کے بعد
امتناع نبوت مطلقه کے معني نکالتے هین اور اس
قرینے کی کوئي نظیر بهی کلام مستند عرب سے
نهین دکها سکتے پهر حدیث شریف سے جو واضح
ترین دلیل آپ کے هاتهه مین هے لا نبي بعدی هے
اور اس سے آپلوگ زبردستي نفي استغراق کے
معنی نکالتے هیں حال آنکه حدیثون میں اس
قسم کی ترکیبین کثرت سے واقع هیں اور هر جگهه
نفي استغراقي کے معنی نهیں دیتین مثلاً یهه
حدیث که لا ایمان لمن لا امانة له ولادین لمن عهد له
یعنی جسکي امانت نهیں اسکا ایمان بهی نهیں
هے اور جسکا عهد و پیمان و قول قرار نهین هے
اُسکا کوئی دین حق بهی نهیں هے انتهی اس
حدیث مین نفي استغراقی کے معنی هرگز نهین
هیں اس لئے محققین شراح حدیث بهي اسمیں
نفی استغراقی کے معني نهیں کرتے بلکه نفی کمال
کے معني کرتے هین۔ اور یهه معنی حدیث

کے نکاح کے بارے میں ھے اُنھون نے کہا ھاں
اسمیں کیا شک میں نے کہا کہ اس آیت شریفہ میں
جو کلمۂ لکن حرف استدراک واقع ھوا ھے اسکی
وجہ استدراک کیا ھے بیان فرمائین مولویصاحب نے
کہا کہ اچھا میں پھر بتاؤنگا ابھی الفاظ خاتم النبیین
پر غور کیجئے میں نے کہا بہت اچھا - فرماے کہ
جملہ خاتم النبیین مقام مدح میں واقع ھے یا مقام
ذم مہیں اُنھون نے کہا کہ مقام مدح میں تب
میں نے کہا کہ اب لفظ خاتم النبیین کے معنی
بیان فرمایں بظاھر اس جملہ میں دو ھی لفظ
ھیں خاتم اور نبیین اور ظاھر ھے کہ نبیین جمع
ھے لفظ نبی کا اب باقی رھا لفظ خاتم کے معنی
پس فرماے اس لفظ کے کیا معنی ھیں اُنھون
نے کہا کہ اسکے معنی ھین مھر - مین نے کہا
بہت خوب پس خاتم النبیین کے معنی ھوے مھر نبیونکا
اب فرماے اس سے کیا مراد ھے اُنھون نے کہا
کہ سب نبیون کے بعد آخری نبي میں نے کہا کہ
آخري کس لفظ کے معنی ھوے اُنھون نے کہا جب

نے کہا کہ اگر آپ دلائل قرآن و حدیث کو عظمت
کی نگاہ سے دیکھتے ھیں اور ان میں پیچیدگیاں
نہیں پیدا کرتے تو میں آپکو اصل بات بتائے دیتا
ہون میں نے کہا بہت خوب یہی تو میرا عین
مقصد ھے آپ واضح طور پر فرماویں پس مولوی صاحب
نے فرمایا اللہ تعالے اپنے کلام پاک میں فرماتا ھے
ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین
یعنی نہیں ھے محمد باپ کسی کے مردوں سے
تمہارے لیکن رسول اللہ ہ ھے اور مہر نبیوں کے
انتہی اس آیت شریفہ میں جو لفظ خاتم النبیین
ھے یہ لفظ بعد آنحضرت صلعم نبی کے آنے کے
نص امتناع پر عموما قاطع ھے کوئی نبی کسی قسم
کا بعد آنحضرت صلعم کے نہیں آسکتا اور اگر کوئی
کسی قسم کی نبوت کا دعوی کرے وہ بیشک کافر
ھے اور دائرۂ اسلام سے بالکل خارج ھے تب میں
نے کہا کہ کیا اب بندہ بھی کچھ عرض کر سکتا ھے
فرمایا کہئے پس میں نے عرض کیا کہ جب تو آپکو
معلوم ھے کہ آیت شریفہ مذکورہ بی نبی زینب

وہ نبي هونا انتهي اُنهون نے کہا کہ ملمهٔ لو کے ماتحت کا وقوع ضروری نہیں هے میں نے کہا کہ نهو ممکن الوقوع تو هے پس اس سے بهی میرا مطلب حاصل هے کیونکہ اس قدر تو ثابت هوا کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی کا آنا ممکن هے و هذا هو مرامي ؟

المختصر مولوي احمد رضا خاں صاحب سے گفتگو کرنے کرتے بہت دیر هو گئي تهي اور بارہ بج چکے تهے اثناء گفتگو میں بعض اوقات مولوبصاحب کا چهرہ زرد هو جاتا تہا - اُنکا یہ حال دیکھکر مولوی امداد علی جو میرے ساتھہ تهے گفتگو ختم کرنے کے لئے مجہسے اشارہ پر اشارہ کرتے جاتے تهے چونکہ وقت بهی بہت صرف هو چکا تہا اسوجہ سے ناچار میں نے گفتگو ختم کردی اور مولوی احمد رضا خانصاحب کے بعض رسالجات لیکر وهاں سے رخصت هوا اور یہ فقرہ میری زبان پر تها شعر فهمي عالم بالا معلوم شد اور یہ بحث یہاں ختم هوگئی - مولوی احمد رضا خاں صاحب کے ساتهہ گفتگو کے وقت اُن کے مدرسہ

هم فتوی وغیرہ لکھتے هین تو سب سے آخر مین
مہر کرتے هیں میں نے کہا کہ سبحان اللہ کیا آپکا
فعل بھي دلیل هوگیا اُنہون نے کہا کہ فقط مین کیا
سب هی تو ایسا کرتے هیں یہ تو ایک عام
دستور کي بات هے میں نے کہا کہ سب کہان ایسا
کرتے هیں ایک میں هون مین تو ایسا نهین کرتا
میری عادت هے کہ دهنے طرف حاشیہ پر مہر کر دیتا
هون اور ایسے هي اور بھي بہت سے لوگ هیں
ما سوا اسکے پادشاهی عملداری سے لیکر انگریزی عملداري
تک یہی دستور هے کہ سرکاري کاغذون پر سب سے
اوپر مہر کرتے هین - تو کیا فقط آپکي عادت اور
فعل کے مطابق اللہ تعالے نے قرآن مجید مین
لفظ خاتم النبیین نازل فرمایا هے اسکا جواب تو وہ
کچھہ نہ دے سکے اور جب دیکھا کہ یہ بحث بہت
مشکل هے تب جھٹ حدیث لا نبي بعدي کی طرف
رجوع کیا مین نے اسکے مقابل میں حدیث لوعاش
ابراهیم ر لکان نبیا پیش کردیا یعنی آنحضرت صلعم نے
فرمایا کہ اگر میرا بیتا ابراهیم زندہ رهتا تو البتہ

بھی جواب دے چکی تھی اور تمام قوای جسمانی
ضعیف ہو گئے ہے جب کچھہ لکھنے کی ضرورت ہوتی تو وہ
زبانی بتاتے جاتے اور اونکے فرزند محمد یعقوب صاحب
لکھتے جاتے - کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اونکا ایک
بھرا منشی بھی لکھتا تھا جس کے بارہ میں خود
ہی مذاقاً کہا کرتے تھے کہ اندھا " گاے بھرا بجاے "
تیسرے دن ہم امروہہ سے دہلی کی طرف روانہ
ہوگئے وہاں پہنچکر جناب میر قاسم علی صاحب
کے گھر جا اترے اور رات کو دیر تک ان سے باتیں
ہوتی رہیں صبح کے وقت ہم مطبع مجتبائی دیکھنے
کے لئے گئے اور وہاں سے جناب مولوی عبد الحق
صاحب مولف تفسیر حقانی کی ملاقات کو اُن کے
مکان کیطرف چل پڑے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ
وہ مکان پر تشریف نہیں رکھتے بلکہ خواجہ قطب
الدین کے مزار کی زیارت کو گئے ہیں دو گھنٹے
کے بعد وہاں سے واپس آئینگے پس ہم نے دل
میں خیال کیا کہ اتنی دیر تک یہاں ٹھہر کیا
کرینگے اس عرصہ میں حکیم اجمل خان صاحب کے

کے چند مدرسین بھی ہماری گفتگو سننے کے لئے آئے تھے
اور خاموش بیٹھکر سنتے رہے لیکن کسی نے دم تک
نہ مارا اور میں بھی اُنکی طرف متوجہ نہ ہوا
ہماری گفتگو کے تمام ہونے ہی سب لوگ اُٹھکر
ادھر اُدھر چلے گئے" میں بھی وہاں سے رخصت
ہو کر اپنی جاے قیام یعنی سراے کو واپس آیا
اور کھانے سے فارغ ہو کر مولوی امداد علی و دیگر
ہمراہیوں کو ساتھہ لیکر امروھہ کی طرف روانہ ہو گیا
اور شام کو جناب مولوی سید محمد احسن صاحب
کے مکان پر جا پہونچا اُنہوں نے بڑی خاطر و تواضع
کے ساتھہ ہمیں دو دن تک ٹھہرا رکھا - امروھہ
جانے کی غرض یہ تھی کہ مولوی محمد احسن
صاحب کے بعض رسالجات میں اکثر حوالجات کے
بارہ میں مجھے کچھہ شبہات تھے - اور میں اونکی
تصحیح کرنا چاھتا تھا لیکن بوجہ کبیر سنی اور علالت
کے مولوی سید محمد احسن صاحب کے حواس
درست نہ تھے اس لئے عبارات مطلوبہ کذب منقولہ
عنا سے نکال نہ سکے - اور نکالتے کیسے اونکی بصارت

نے جواب دیا یہ کفر ہے اور بڑا کفر ہے اس کے
بعد میں نے بھي کچھہ سوالات شروع کئے اور کہا کہ
جناب والا ظہور مہدی و نزول مسیح کے بارے میں
آپ کی کیا تحقیق ہے مولوبصاحب نے جواب دیا
کہ مختلف احادیث میں ظہور مہدي اور نزول
مسیح کي خبریں آئی ہیں لیکن چونکہ یہ حدیثیں
اخبار احاد سے ہیں اس لئے ان پر مجھے یقین
کامل نہیں ہے ہاں ظني طور پر ہم ان دونوں کي
آمد کے قائل ہیں اگر آے تو فبہا اور اگر نہ آے
تو کچھہ ہرج نہیں کیونکہ ہمیں مہدی و مسیح
کی کوئی ضرورت بھي نہیں ہم تو دین حق و
شریعت غرا لیکر بیٹھے ہیں اور قرآن کریم میں
اکملت لکم دینکم یعني کامل کردیا میں واسطے تمہارے
دین تمہارا - آگیا ہے پھر ہمیں مہدي و مسیح
کی کیا ضرورت ہے اگر کوئي مہدي بنے یا مسیح
بنے - بنے دیجئے ہمیں انکی کچھہ ضرورت نہیں
اور یہ بھی فرمایا کہ اگر مسیح آوے گا تو دجال
کو ہلاک کرنے کے لیئے آویگا دین و شریعت سے

مطلب کی سیر بھی کرلیں وہاں جاکر دیکھا کہ زن و مرد کے ہجوم سے گویا وہاں بازار لگا ہوا ہے یہ نظارہ ہم دیر تک دیکھتے رہے اور وہاں بیٹھے بیٹھے دو پہر کا وقت ہوگیا چونکہ یہ وقت نا مناسب تھا - اس لئے مولوي عبد الحق صاحب کے مکان پر اوس وقت نہ گئے اور سیدھے اپني اقامتگاہ پر چلے آے بعد نماز ظہر مولوی عبد الحق صاحب سے ملنے کے لئے میں پھر چلا

مکالمہ با مولوي عبدالحق صاحب مولف تفسیر حقاني

اور وہاں جاکر دیکھا کہ مولویصاحب اپنے دیوانخانہ میں تشریف فرما ہیں اور اُن کے پاس اور بھی چند آدمي موجود ہیں میں بھی سیدھا اونکي نشست گاہ میں چلا گیا اور السلام علیکم و رحمة الله و برکاته کا تحفہ پیش کیا اُنھوں نے بھي سلام کا جواب دیا اور اعزاز کے ساتھہ بیٹھایا احوال پرسی کی اسکے بعد ادھر اودھر کي باتیں ہونے لگیں - اسی عرصہ میں حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ حضرت پیر کو سجدہ کرنا اور پیر اسے سجدہ کی ممانعت کرنا شرعاً کیسا ہے مولویصاحب

قطب الدین رح اپنے مریدوں کا سجدہ قبول کر لیا کرتے تھے چنانچہ میں نے نظام الدین اولیا رح کے ملفوظات میں دیکھا ہے کہ بعض مرید آپکی چوکھٹ پر سر رکھدے تے تھے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے حضرت خواجہ نظام الدین رح سے دریافت کیا کہ یا حضرت کیا آپ اسکو جائز سمجھتے ہیں کہ لوگ ایسا کریں تو آپنے فرمایا کہ میں نے بارہا چاہا کہ اسکو موقوف کرا دوں لیکن چونکہ میں نے حضرت صاحب یعني شیخ فرید الدین شکر گنج کے دربار میں دیکھا ہے اس لئے ممانعت کی جرات نہیں کرتا اسیطرح شیخ ممدوح کے ملفوظات میں بھي لکھا ہے کہ مرید لوگ آکر چوکھٹ پر سر رکھدیتے تھے تو حاضرین میں سے کسي نے پوچھا کہ یا حضرت کیا آپ اسکو جائز قرار دیتے ہیں کہ لوگ ایسا کریں تو شیخ شکر گنج رح نے بھي اسیطرح فرمایا کہ میں نے بارہا چاہا کہ اسکو موقوف کرا دوں لیکن چونکہ میں نے حضرت صاحب (یعني خواجہ قطب الدین بختیار کا کی) کے دربار

اسکو کوئی تعلق نہ ہوگا - انکی یہ باتیں سنکر
میں نے دل میں کہا کہ یہ تو عجیب ہی قسم
کے آدمی ہیں بہر حال انکو کسیطرح لا جواب کرنا
چاہئے آخرش کسی قدر تفکر کے بعد میں نے کہا
جناب ! بندہ آج ہی صبح کو ایک مرتبہ پہلے
بھی جناب کے دولت کدہ پر حاضر ہوا تھا لیکن
اسوقت معلوم ہوا تھا کہ آپ خواجہ قطب الدین
صاحب کے مزار کی طرف تشریف لیگئے تھے مولوی
صاحب نے فرمایا جی ہاں میں قطب صاحب کے
مزار ہی پر گیا تھا - میں نے کہا کہ بھلا یہ تو
فرمائیں کہ آپ وہاں کیوں گئے تھے آپ تو وہ شخص
ہیں کہ مسیح و مہدی کی بھی ضرورت نہیں
سمجھتے پھر خواجہ قطب الدین کے آپ کیوں محتاج
ہوئے حالانکہ خواجہ قطب الدین آپ کے فتوی کے
مطابق کافر ہیں - میں نے تو جناب کی مجلس
میں ہی کہ یہ فتوی سنا کہ مرید کا پیر
کو سجدہ کرنا اور پیر کا مرید کے سجدہ کو قبول
کر لینا کفر ہے اور یہ واقعہ ہے کہ خواجہ

نے کہا کہ جناب نے ایک بات یہہ بھي تو فرمائی
تھی کہ مسیح اگر آئیگا تو دجال کو ھلاک کرنے کے لئے
آئیگا دین و شریعت سے اِسکو کچھہ تعلق نہ ھوگا جناب نے
تو صحیح بخاري ضرور دیکھي ھوگی اُسمین تو نزول
مسیح کی یہہ حدیث لکھي ھے کہ کیف انتم اذا نزل
اِبن مریم فیکم و امامکم منکم اب فرمائیے کہ لفظ امام کے
کیا معني ھین ؟ اگر آپ فرماوین کہ امام کہتے ھین ایسے بڑے
جري پہلوان کو جو دجال جیسے عجیب الخلقت کو ھلاک
کرسکے تو فرمایے آپکے امام ابو حنیفہ صاحب مین یہہ
صفت تھی یا نہین - اگر تھي تو ثابت کیجئے ورنہ انکو
آپ لوگ امام کیون کہتے ھین اور علاوہ اسکے
مسیح سے تو آپ کے خیال مین وھی مسیح اسرائیلي
مراد ھین جو بني اسرائیل کے آخري پیغمبر تھے - یہہ
بزرگ رسول تو بہت ھی ضعیف اور کمزور آدمی تھے
کہ فقط یہودیون کے حملہ کي تاب نہ لاسکے اور تقریباً دو
ھزار برس سے آسمان مین پناہ گزین ھین کہ اس اثنا
مین کبھی جرأت نہ ھوئی کہ تھوڑی دیر کے لئے ایک
مرتبہ پھر اس زمین پر آوین اور اِسوقت تو بحکم آیۃ کریمہ

میں دیکھا ہے کہ لوگ ایسا کرتے ہیں اس لئے
ممانعت کی جرات نہیں ہوتا پس اس سے ثابت
ہوا کہ خواجہ قطب الدین رح سجدہ قبول فرماتے
تھے اور آپ کے مدعي مذکور الصدر کے مطابق نہ
کافر تھے - اور مسیح و مہدی کی فضیلت و آمد
کي خبر احادیث صحیح میں آئی ہے اور خواجہ
قطب الدین کا کوئی ذکر احادیث صحیح کیا بلکہ
غیر صحیح میں بھی نہیں ہے پس آپکا مسیح و مہدی
کا محتاج نہونا اور خواجہ قطب الدین کے استخوان
بوسیدہ کا محتاج ہونا باعجب ہے کما لا یخفی میری
یہ تقریر سنکر مولوی عبدالحق صاحب مبہوت سے
ہو گئے بالاخر یہی کہتے تھی کہ میں برکت حاصل
کرنے کے لئے گیا تھا میں نے کہا کہ کیا آپ کے
اکملت لکم دینکم میں یعنی کامل کردیا میں نے
واسطے تمہارے دین تمہارا برکت نہین ہے جو اپنے
خود قرار دادہ کافر کے استخوان بوسیدہ سے برکت
حاصل کرنے کے لئے گئے تھے اس پر مولویصاحب
بہت ہی خجل ہوے اور سر جھکا لیا - پھر میں

پس ای حق کے طالبو! علمای دنیادار کا حال دیکھو
وہ اپنی عزت و اعتبار قائم رکھنے کے لئے کس قدر
احتیاط سے کام لیتے ہین اور خدا کا خوف بالکل دل
مین نہین لاتے اور اللہ تعلے کے مامور و مرسل کو قبول
نہین کرتے بلکہ عوام کو معتقد رکھنے کے لئے حق بات
کو بسا اوقات سمجھکر بھی نہین سمجھتے اور اس قصور
کے سبب اللہ تعالی نے نور معرفت ان سے سلب کر لیا
ہے اس لئے آپ شناخت بھی نہین کر سکتے - یہہ
مولانا شبلی نعمانی اور مفتی عبداللہ ٹونکی اور مولانا
احمد رضا خان بریلوی اور مولانا عبدالحق مولف تفسیر
حقانی ہندوستان مین چوٹی کے علما شمار کئے جاتے
تھے جب انہین کا یہہ حال تھا تو انہی پر اوروںکو بھی
قیاس کرنا چاہئے اکثر خاص و عام مسلمان انہی کے انکار
سے دھوکہ کھا کر سلسلۂ حقۂ احمدیۃ کو قبول نہین کرتے
اور سمجھتے ہین کہ ان علما کے اندر بہت سا علم ہے
یہہ حضرات کیا غلط کہتے ہین حالانکہ اندرونہ انکا خالی
ہوتا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا -

فاعتبروا یا اولي الا بصار *

و من نعمرہ ننکسہ ھو فی الخلق کے کبتر ے ھو چکے ھونگے ایک ایسے آدمی کو اللہ تعالی نمعلوم کس مصلحت سے دنیا میں بھیجیگا اور فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ مثل مشہور کے خلاف ہوگا آمد اول مین ان سے کیا کار گزاری ایسی ھوئی تھی کہ پھر دو بارہ اللہ تعالی انکو بھیجیگا ھان اگر نزول رستم کی کوئی روایت آپ مجھکو نکال کر دکھا سکتے تو البتہ مین بہت ھی ممنون ھوتا کیونکہ فردوسی نے شاھنامہ مین اسکی کار گزاری بہت لکھی ہے - یہ سنکر مولوی عبدالحق صاحب ھنسنے لگے اور انکے ساتھہ جتنے اور بیوقوف بیٹھے تھے سب کے سب نے ھسنا شروع کیا اور بات کی تہ تک ذرا بھی نہ پہنچے بات یہان تک پہنچی تھی کہ مولوی عبدالحق صاحب اپنے خادم کو زور سے پکارنے لگے کہ چائے لاؤ چائے لاؤ مولوی صاحب کو چائے پلاؤ لیکن مین نے چائے نہین پی اور عذر کیا کہ میرے لئے چائے مضر ہے - المختصر اسی پر میری گفتگو مولوی عبدالحق صاحب کے ساتھہ ختم ھوئی اور وھان سے اٹھکر ھم اپنی اقامت گاہ مین چلے آئے - اور دوسرے دن پنجاب کے طرف روانہ ھوگئے -

نہین لیتے اس نے جواب دیا کہ یون تو مین دن
رات تکذیب کرتا رہتا ہون اسمین مجھے عذر کیا ہے
لیکن یہہ لوگ اسمین پیچ در پیچ لگاتے ہین اس لئے
مین قبول نہین کرتا - مولوی ثناءاللہ پر اس قسم
کے مطالبات اسوجہہ سے ہوتے ہین کہ وہ سلسلۂ احمدیہ
سے اس قدر واقف ہے کہ ہر احمدی بھی اس قدر
واقف نہین ہے فقط ضد اور دنیا طلبی اور بے ایمانی کی
وجہہ سے سلسلۂ احمدیہ کو قبول نہین کرتا اسوجہ سے
اس پر اسطرح سوال کیا جاتا ہے کہ مباہلہ کے پیچ
مین گرے مگر وہ بھی اس قدر شریر ہے کہ اسکو تاڑ
جاتا ہے اور مباہلہ کے پیچ مین آنے سے اپنی جان بچا بچا کر
چلتا ہے ہمیشہ سے اسکا یہی حال ہے لیکن جب اس سے
میری ملاقات ہوئی جیسے ہی اسکی نظر مجھہ پر پڑی
اسکا چہرہ بالکل زرد ہوگیا تھا نہ معلوم اسمین کیا سر ہے
واللہ اعلم - بہرکیف اس نے مجھے کچھہ ناشتا کرانے کی
کوشش کي لیکن مین انکار کرتا رہا پھر کہا کہ کچھہ فواکہات
حاضر کرون اسمین مین نے یہہ عذر کیا کہ آخر فواکہات مین
سے آپ سیب و ناشپاتی ہی لاوینگے اور اس سے میرا جی

الغرض دهلی سے روانه هو کر امرتسر پهنچا وهان مولوی ثناءالله سے ملاقات کرنا تها کچهه گفتگو کرنے کے شوق سے نهین کیونکه پیشتر سے اُس سے خط و کتابت تهی اور اسکی بهت سی تالیفات حضرت صاحب کے خلاف مین نے منگا کر دیکها تها اور اسکا اخبار اهل حدیث بهی کبهی کبهی منگاتا تها غرض اسکی شرارت کی کیفیت پہلے هی سے مجهپر ظاهر هو چکي تهی - اسکے ساتهه ملاقات کرنا دو غرض سے تها ایک تو اسکی صورت و شکل دیکهنا تها دوسرے میر قاسم علی صاحب نے دهلی سے ایک فرمایش یه کي تهي که اگر مولوی ثناءالله سے آپکی ملاقات هو تو ان سے دریافت فرمائیگا که میرے اشتهار کا جواب کیون نهین دیتا بات یهه هے که میر صاحب نے ایک اشتهار چهپوایا تها که اگر مولوی ثناءالله اس اشتهار کے مطابق حضرت صاحب کی تکذیب کرے تو پچیس روپیه بطور انعام کے مین اسکو دونگا لیکن مولوی ثناءالله اسکو قبول نهین کرتا تها - مین نے جب مولوی ثناءالله سے پوچها که آپ تو مکذب میرزا صاحب کے هین پهر میر صاحب کے اشتهار کے مطابق کیون تکذیب نهین کرتے اور انعام موعود

لکھا کہ میرزا صاحب قادیانی کی تردید جس قدر مین نے
کی تھی پنجاب و ہندوستان کے علما مین سے کسي نے
نہین کي - سات برس تک یہي کام کرتا رہا چنانچہ سات
جلدین اشاعتہ السنہ کی میرے پاس موجود ہین اور
قیمت ہریک کی تین روپیہ ہے اگر کیفیت حال دریافت
کرنا منظور ہو - تو آپ ان سبکو منگا کر دیکھہ سکتے ہین *
مین نے جواب الجواب اسطرح پر لکھا کہ جناب کا
عنایت نامہ پہنچا اور خاکسار نہایت محظوظ ہوا لیکن آپ
نے جو تحریر فرمایا ہے کہ سات برس تک آپ نے میرزا
صاحب کیساتھہ رد و قدح کي ہے اس سے مجھکو بہت ہی
تعجب ہوا کیونکہ مرزا صاحب تو کوئي مولانا مولوی نہین ہین
اور نہ کسي نامي گرامی استاد سے انہون نے علم حاصل کیا
ایک ایسے شخص سے اپ نے سات برس تک نہ معلوم کیا
کیا ہملوگونکا تو قاعدہ ہے کہ جب کوئی بیجا سرکشي
کرتا ہے تو بس ایک دو رسالے مین اسکو بند کر دیتے ہین
اور اور وہ ذلیل ہو جاتا ہے - پہر اور سر نہین اٹھا سکتا
آپ اتنے بڑے فاضل بے بدل ہوکر مرزا صاحب جیسے
شخص سے اس قدر مدت دراز تک کیا کرتے رہے میرے

بھرا ھوا ھے کیونکہ ریل گاڑي پر بیٹھے بیٹھے اسي کا شغل رکھتا
ھون آخر کچھہ دودہ شکر ملا کر لایا تو اس سے کچھہ عذر
کرنے کی کوئی معقول بات نہ پائی ناچار تھوڑا سا پي لیا
اور باقی مولوي امداد علي کو جو میرے ساتھہ تھے دیدیا
المختصر اسی دن امرتسر سے بٹالہ پہنچا اور سرائے
مین اُترا - دوسرے دن صبح کو مولوي محمد حسین
بٹالوي کی ملاقات کو گیا اسکے ساتھہ بھی گفتگو کرنے کے
شوق سے نہین گیا کیونکہ اسکے ساتھہ بھی پیشتر سے میری
خط و کتابت تھي - چنانچہ پہلي مرتبہ جو خط مین نے
اسکو لکھا تھا - اوسکا مضمون یہہ تھا کہ مرزا صاحب
قادیاني کي شہرت یہاں تک بھي پہنچی ھے مگر ھملوگ
بہت دور رھتے ھین اور آپ تو ماشاء اللہ عالم بھی ھین
زبردست اور قرب و جوار مین بھی رھتے ھین اور ھمیشہ
میرزا صاحب سے رد و قدح بھی ھوتي رھتي ھے پھر
آپ سے زیادہ واقفیت میرزا صاحب کے حال سے اور کسکو
ھو سکتي ھے *
پس اسی قدر خوشامدانہ کلام پر مولوي محمد
حسین بالکل اُچھل پڑے اور نہایت شدومد کے ساتھہ

چھپوایا تھا اُسکا ایک نسخہ مجھے مطلوب تھا اور دوسرا مطلب یہ تھا کہ حضرت صاحب کي کتاب براھین احمدیہ پر انھون نے جو ریویو اوسوقت لکھا تھا جبکہ وہ حضرت صاحب کے مطیع تھے اسکا بھي ایک نسخہ مجھے مل جاے - لیکن مولوي صاحب بٹالوي نے یہہ عذر کیا کہ ان دونون کا فقط ایک ایک نسخہ اونکے پاس ھے زیادہ نہین ھے اسلئے پڑھکر پھر واپس کرنا ہوگا - اسکے بعد سوئیان اور دودہ چیني مجھے اور مولوي امداد علي کو جو میرے ساتھہ تھے کھلایا اور کہنے لگے کہ قورمہ پلاؤ پکتا ھے ضرور کھانا کھا کر جائیگا مین نے کہا کہ جو کچھہ آپ نے کھلایا بہي بہت ھے همین قادیان جانا ھے دیر نہین کرسکتے اونہون نے میرے قادیان نہ جانے کے لئے بہت کچھہ حیلہ انگیز باتین کین مگر مین نے ایک بھی نہ مانا اور کہا کہ جب اتنی دور آگئے ھین تو بغیر قادیان دیکھے نہ جائینگے *

ایک بات انہون نے یہہ بھي کہی کہ میرزا جو کچھہ کہ تھا اب تو وہ بھي نرھا پھر آپ قادیان جا کر کیا کرینگے - مین نے کہا کہ جہان آگ ھوتي ھے آگ کے بجھہ جانے پر بھي اُسکے آثار باقی رھجاتے ھین جن سے معلوم ھوتا ھے کہ یہان آگ تھي *

خیال مین یه بالکل تضیع اوقات معلوم هوتي هے آپ لکھتے هین که سات جلدین استاعته‌السنه کی آپ کے پاس موجود هین اور قیمت اکیس روپیه هے - نه مین اس قدر روپیه دیسکتا هون اور نه مجھے اس قدر فرصت هے که سات دفترون کو پڑھون - مین فقط اسقدر چاهتا هون که آپ بتا ئین اس سات برس کے عرصه مین آپ نے کتنے مسائل مین مرزا صاحب کو شکست دي اگر انمین سے فقط تین مسئلے بطور نمونه کے آپ خاکسار کو بتائین جنمین آپ نے بین طور پر حجت کي راه سے مرزا صاحب کو مغلوب کي اور هزیمت دي هو تب خاکسار بهت ممنون احسان هوگا اور اسي سے مین کیفیت حال سمجھه لونگا اور سات دفترون کے الٹنے کي حاجت نه هوگی - میرے اس خط کا جواب مولوي محمد حسین نے باوجود بار بار تقاضا کے نه دیا - اُسی وقت سے مین نے انکي حقیقت سمجھه لي تھی *

مولوی محمد حسین کے پاس میرا جانا فقط دو مطلب کے لئے تها ایک تو یهه مطلب تها که فتوای تکفیر جو حضرت صاحب پر انهون نے لکها تها اور بهت سے تکفیر باز مولویون کي مهرین اُس پر ثبت کرا کر اوسے

حاصل هوگیا - اور قادیان کے باشندون کے حالات پر مین
نے بہی بہت هي غور و تدبر سے نگاه کي بالآخر
بفضل الهی اس سلسله کی صداقت پر مجھے شرح صدر حاصل
هو گیا اور پهر کچهه تردد باقي نرها پس مزید توقف مَیں
نے مناسب نجانا اور ایک دن بعد نماز جمعه مین نے
مع اپنے همراهیون کے حضرت خلیفه اول کے هاتهه پر
بیعت کر لي اور شکر الهی بجا لایا که الحمد الله
الذي هدٰنا لهذا و ما کنا لنهتدي لو لا ان هدٰنا الله
(اعراف ۵/۴)

بعد اسکے جب وطن کی طرف لوٹنے کا اراده کیا تب
مجھے خیال هوا که وطن پہنچنے پر تو ضرور سنت الله
کے مطابق هماری سخت مخالفت هوگي - اور میري
دو نوکریان هین ایک تو برهمن بڑیه کے هائي اسکول
کی هیڈ مولوي کا عهده دوسري قضا یعني میرج
رجستراري کا عهده یهه دو نوکریان گویا میرے دو پاؤن
هین اور کتے جو آدمي کو کاٹتے هیں تو اکثر دونون
پاؤن مین سے کسی میں کاٹتے هیں پس مخالفیں
جو مجهکو ضرور پہنچاوینگے تو انهي دونون نوکریون کے

المختصر — بڑي کوشش کے بعد مولوي محمد حسين سے رخصت هوا اور چلتے وقت اس سے کئی رسالے عاريتاً ليکر آيا اور کهديا که ابهي تو مين قاديان جاتا هون لوٹتے وقت آپکی کتابين انشاء الله تعالیٰ ديکر جاونگا وهان سے اپني فرودگاه مين آکر کهانا کهايا پهر قاديان کی طرف روانه هوا اور عصر کے وقت وهان پهنچ گيا - عصر کی نماز کے قبل هي خليفئه اول حضرت مولانا نورالدين صاحب سے ملاقات کی اور ديکها که وه صحيح بخاري شريف کا درس دے رهے هين - پس اُسوقت کچهه مختصر سی باتين هوئين اتنے مين عصر کی نماز کيلئے اذان هوئي اور مسجد مبارک مين نماز عصر پڑهي پهر مهمان خانه مين جهان جگهه ملي تهي وهان اپنے ونير همراهيون کے لئے بستره وغيره ٹهيک کيا *

الغرض — حضرت مولانا نورالدين صاحب سے پندره دن تک گفتگو هوتی رهي مگر اسطرح نهين جس طرح غير احمدي مخالف مولويون سے گفتگو هوئي تهي بلکه مين جن شبهات کو نوٹ کر کے لے گيا تها اُنهيں باتون کو پيش کر کے جواب حاصل کيا جس سے مجهے اطمينان کلي

کرایه کر کے چلا تھا اور ٹمٹم والے سے کہدیا تھا کہ
جب مولوی محمد حسین کے مکان کے قریب پہنچے تو
ضرور مجھے مطلع کرے جب ہم بٹالہ پہنچے اور کچھہ دور آگئے
تو گاڑي والے نے کہا که آپ لوگ جس مولوي صاحب کا
مکان تلاش کرتے ھین انکا مکان یہي ھے - تب مین
نے ٹمٹم کھڑا کرایا اور مولوي محمد حسین کے
سارے رسالے اپنے ھمراھي امداد علي کو دیکر کہا
که انکو واپس دیکر جلد چلے آویں ھملوگ آگے
بڑھتے ھیں - اگر مولوي محمد حسین میري بابت پوچھے
تو کہدینا که وہ استیشن پر چلے گئے انکي طبیعت
اچھي نہین ھے کیونکه قادیان میں انکو بخار ھو گیا
تھا مولوی امداد علی نے وھان جاکر دیکھا که مولوي
محمد حسین. مسجد مین نماز ظہر پڑھه رھے ھین
تھوڑي دیر توقف کرنے پر جب اونھوں نے نماز ختم
کي تب مولوی امداد علی نے کتابین انکے حواله
کي اور واپس آنا چاھا مگر وہ اونھیں چھوڑنا نہین
چاھتے تھے اور قادیان کی کچھه باتیں پوچھنے لگے
اول تو یه پوچھا کـه مولوي صاحب کہان ھین جس کا

ذریعہ کیونکہ اسي میں زیادہ تر انکا قابو ھے - پس
بہتر ھے کہ مقام بٹریہ میں داخل ھونے کے قبل ھي
میں ان دونون نوکریونکو چھوڑ دون تاکہ مخالفین مجھہ
پر قابو نہ پاویں - یہہ تجویز میں نے حضرت خلیفۂ
اول کے سامنے پیش کي - آپ نے اسکو پسند نہ
کیا اور فرمایا اگر آپ ایسا کرینگے تو گنہگار ھونگے کیونکہ
اللہ تعالی نے ھر یک انسان کے رزق کے لئے ایک
نہ ایک صورت لگادي ھے اگر اپنے ہاتھہ سے اسکو توڑینگے
تو اللہ تعالی آپ سے ناراض ھوگا - اور اپني رزق کي
صورت خود آپ کو کرني پڑیگي اور آپ تکلیف میں
پڑینگے - ہان اگر نوکریان آپکي از خود چلی جائں تو
اللہ تعالی دوسري صورت پیدا کردیگا کما: قیل - بیت

خدا گر بحکمت بہ بندد درے * کشاید بفضل و کرم دیگرے

الغرض حضرت مولویصاحب کے فرمانے کے مطابق
میں نے اپني نوکریون کو نہ چھوڑا اور یونہي حضرت
مولانا نورالدین صاحب خلیفۃالمسیح سے رخصت ھو کر
قادیان سے بٹالہ کے اسٹیشن کي طرف روانہ ھوا چونکہ
یکہ میں بہت تکان ھوتي ھے اس لئے ایک تمتم

تھا - پھر مولوی محمد حسین مجھ سے پوچھنے لگا کہ قادیان میں آپ نے کیا دیکھا میں نے کہا کہ قادیان کوئی نمایش یا تماشا کی جگہہ تو ہے نہیں ہاں بہت دنوں سے میں اس سلسلہ کے متعلق غور کر رہا تھا قادیان جا کر پندرہ دن تک رہنے اور جناب مولوی نورالدین صاحب سے بات چیت کرنے سے میرے جو شبہات تھے وہ سب دور ہوگئے اور شرح صدر حاصل ہو گیا پس میں نے بیعت کرلی ہے میرے اتنا کہنے پر مولوی محمد حسین نے اپنی جیب سے ایک قلمی فتوی نکالا اور پڑھکر مجھے سنانے لگا ہر چند میں نے منع کیا کہ میں اسے سنا نہیں چاہتا کیونکہ مجھے بھی فتوی لکھنا بہت آتا ہے یہہ موم کی ناک ہوتی ہے لکھنے والا جدھر پھیرنا چاہتا ہے اودھر ہی پھرتی ہے اس پر بھی وہ نہ رکا اُس فتوی کے عنوان پر یہہ سوال لکھا ہوا تھا کہ مرزا قادیانی اور اسکے اتباع مسلمان ہیں یا کافر - یہہ سنکر مجھے بھی کچھہ غیظ آگیا اور میں اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ سنئیے تو سہی آپ نے تو میرزا صاحب کے خلاف ابتدا ہی سے لکھنا شروع کیا تھا لیکن اس فتوی نویسی کا نتیجہ کیا ہوا یہی کہ

مولوي امداد علی نے وهی جواب دیا جو میں نے کهه
دیا تها - پهر پوچها که آپ سب احمدي هوے یا محمدی
رهے انهون نے صاف کهدیا که احمدي هو گئے هین دعا
کیجئیگا - یهه کهکر مولوي امداد علی به عجلت تمام چلے
آئے اور همارے ساتهه گاڑي پر بیٹهه گئے اسکے بعد هم
استیشن بٹاله پهنچے اور ظهر کی نماز ادا کی اتنے مین
ایک احمدي بهائي نے کہا که عصر کی نماز گاڑی پر پڑهني
مشکل هو گی بهتر هے که ظهر کے ساتهه عصر کی نماز
جمع کر لیجاے لهذا هم سب احمدیوں نے جو وهان
جمع هو گئے تهے عصر کی نماز بهی پڑهه لي نماز
ادا کر لینے کے بعد مین استیشن پلیت فارم پر ٹہل
رها تها که دیکهتا کیا هون که مولوي محمد حسین
بٹالوي دو میل کا فاصله پاپیاده طے کر کے آیا اور
السلام علیکم کهکر مجهه سے کهنے لگا واه مولوی
صاحب آپ مجهه سے ملاقات تک نه کرکے آئے میر
نے اسکا وهي جواب دیا جو مولوي امداد علي
نے دیا تها کیونکه فے الواقع میری طبیعت اس در
ایسی خراب تهی که بات کر نے کو جي نه چاهه

شہر مین پھر گئے تو کسی نے آنکھہ اتھا کر بھي انکی طرف نہ دیکھا یہانتک کہ بیٹھنے کی جگھہ بھی نہ دي آخر اپنا پایجامہ ایک جگہ بچھا کر بیٹھہ گئے *

المختصر ان سب باتون سے مولوی محمد حسین کو بھي کچھہ غیظ آگیا اور غصہ ہو کر کہنے لگا کہ مین نے اشاعتہ السنہ کی تین جلدین جو آپکو دي تھین وہ واپس کو دیجیئے مین نے کہا کہ آپ نے تو وہ جلدین مجھے ہبہ کر دي ہین مولوي بتالوي نے کہا کہ مین آپکو ایسا نہ سمجھتا تھا مین نے کہا کہ آپ تو اہل حدیث کہلاتے ہین اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ الراجع فی ہبتہ کا الراجع فی قیئہ - پس جبتک آپ صحیح حدیثون سے ہبہ سے رجوع کرنے کا جواز ثابت نکرینگے مین ہرگز کتابین واپس نہ دونگا اتنے مین گاڑي آگئي اور ہم سب عجلت کے ساتھہ گاڑي پر سوار ہو گئے اور مولوی محمد حسین اپنے مکان کی طرف سدھارے فی الواقع وہ موقع بھی ایسا نہ تہا کہ اشاعتہ السنہ کی وہ جلدین اسوقت اونہین واپس کیجاتین کیونکہ اسباب ہمارے بالکل بندھے ہوے تہے اور ریل گاڑی کی آمد آمد تھی ایسے وقت مین

اور تماشے دکھائے بالاخر لاهور سے روانه هوکر هم کلکته واپس پهونچے چونکه کلکته پهنچنے کے بعد مجهے بخار آگیا تها اس لئے کئي دن وهاں ٹهرنا پڑا بعد آفاقه کے کلکته سے روانه هوکر اپنے وطن برهمن بڑیه پهونچا اور سنته الله کے مطابق اهل وطن مریدین و معتقدین میں مخالفت شروع هوئي جس جس کو الله تعلی نے هدایت کي وه بیعت کرکے سلسۂ حقه میں داخل هوا جس سے تقریباً هزار آدمي یهاں احمدي هوگئے - رها مخالفین کي مخالفت اس کی تفصیل بهت هي طویل هے جسکے لئے علحده رساله کي ضرورت هے - هذا ما اردنا ایراده فی هـــذا المقام و علی الله التوکل وبه آلاعتصام و صلے الله علی محمد سیـــد الانام و آلـــه العظام و صحبه الکرام *

دو خطوط واجب الاشاعت

برادران - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - اس رساله جذبته الحق کے کچهه صفحے چهپ جانے کے بعد اس کے مصنف میرے والد ماجد حضرت مولانا سید محمد عبدالواحد صاحب بتاریخ ۴ ماه رمضان المبارک سنه ۱۳۴۴ ھ جمرات کی شام کو ۹ بج کر

اور تماشے دکھائے بالاخر لاهور سے روانه هوکر هم کلکته واپس پهونچے چونکه کلکته پہنچنے کے بعد مجھے بخار آگیا تھا اس لئے کئی دن وهاں ٹھہرنا پڑا بعد آفاقه کے کلکته سے روانه هوکر اپنے وطن برهمن بڑیه پهونچا اور سنته الله کے مطابق اهل وطن مریدین و معتقدین میں مخالفت شروع هوئی جس جس کو الله تعلی نے هدایت کی وه بیعت کرکے سلسۀ حقه میں داخل هوا جس سے تقریباً هزار آدمی یہاں احمدی هوگئے - رها مخالفین کی مخالفت اس کی تفصیل بہت هی طویل هے جسکے لئے علحده رساله کی ضرورت هے - هذا ما اردنا ایراده فی هـــذا المقام و علی الله التوکل وبه آلاعتصام و صلے الله علی محمد سیـــد الانام و آلـــه العظام و صحبه الکرام *

دو خطوط واجب الاشاعت

برادران - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - اس رساله جذبته الحق کے کچھه صفحے چھپ جانے کے بعد اس کے مصنف میرے والد ماجد حضرت مولانا سید محمد عبدالواحد صاحب بتاریخ ۴ ماه رمضان المبارک سنه ۱۳۴۴ ھ جمرات کی شام کو ۹ بج کر

اسباب کا کھولنا اور کتابیں نکالنا مشکل تھا - اگر ممکن
ہوتا تو میں ضرور کتابیں واپس کر دیتا *
الغرض بٹالہ سے روانہ ہوکر لاہور پہونچا وہاں احمدیہ بلڈنگس
میں جا اترا ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ اور ڈاکٹر محمد حسین
شاہ سے ملاقات ہوئي اور انہوں نے بڑي خاطر تواضع کی
اور نہایت پر تکلف کھانے کھلائے وہ زمانہ خلیفۂ اول کا
تھا اور میرے قادیان میں قیام کے زمانہ میں یہ لوگ ایک
مرتبہ قادیان بھي گئے تھے اور وہیں اُن سے روشناسي
ہوئی تھی اُسوقت یہ لوگ غیر مبائع اور علحدہ فریق نہ
تھے - دوسرے دن خبر پاتے ہی جناب حکیم محمد حسین
صاحب قریشی بھي آگئے انکی ملاقات سے بہت ھي
فرحت و خرمی حاصل ہوئي کیونکہ آدمي بہت ھي عمدہ
ہیں اور انہي کے ذریعہ اولاً مجھے حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کي خبر پہنچي تھي جیسا کی اوائل رسالہ میں
اسکا ذکر آچکا ھے میرے لاہور کے قیام تک حکیم صاحب
اکثر ساتھہ رھے - اور جب میرے پاس آتے تو کچھہ نہ
کچھہ ناشتا بقسم میٹھائي اپنے ساتھہ لاتے اور ایک د
پر تکلف دعوت بھي کي شہر لاہور کي سیر بھي کرائ

۲۳ منٹ پر ۷۳ برس کی عمر میں دار فانی سے سراے جاودانی کی طرف رحلت کرکے اپنے مولی سے جا ملے - انا لله و انا الیه راجعون - والد مرحوم کی وفات کے بعد جب اس رسالہ کا بقیہ حصہ چھپنے لگا تب میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کے آخر مین حضرت مسیح موعود علیه السلام کے وہ دو خطوط جو حضور علیه السلام نے میرے والد مرحوم کو لکھا تھا اور وہ ابتک محفوظ تھے شائع کردیئے جائیں تاکہ حضور کے الفاظ بھی محفوظ ہو جائیں - اور جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی کا (جنکے ذریعہ والد مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیه السلام کے دعوی کی خبر سب سے پہلے ملی تھی) وہ آخری محبت نامہ بھی چھپ جاے جو حضرت والد مرحوم کی وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل آیا تھا اور ناظرین سے درخواست ہے کہ میرے والد مرحوم کے لئے دعاء مغفرت فرما کر مشکور فرمائیں زیادہ کیا تحریر کروں والسلام * مورخه یکم جولائی سنه ۱۹۲۶ ع

خاکسار سید سعید احمد احمدی

منیجر بنگال احمدیه ایسوسی ایشن

مقام برهمن بڑیه ضلع تپارہ بنگال

ذمه هوگا - اس صورت میں ایک ماہ کے عرصه میں آپ پوري تسلي سے سب کچهه دریافت کر سکتے هیں اور انشراح صدر خدا تعلی کے اختیار میں هے لیکن اپنی طرف سے هر ایک بات سمجها دي جاوے گي اور اگر دوئي بات سمجهه میں نه آوے تو مقام افسوس نه هوگا - اور اس صورت میں آپ اس تمام کتاب کو جس میں آپ کے اعتراضات کا جواب هے قبل از اشاعت دیکهه سکتے هیں میرے نزدیک یهه نهایت عمده طریق هے آپ یهه خیال نه کریں که مجهے خرچ آمد و رفت بهیجنے میں کچهه تکلیف هوگي کیونکه آپکي تحریر میں رشد اور سعادت کي بو آتي هے اور آپ جیسے رشید کے لئے کچهه مال خرچ کرنا موجب ثواب اور اجر آخرت هے جواب سے ضرور مطلع فرماویں -

والسلام * راقم میرزا غلام احمد عفي عنه

۲۴ - جنوري سنه ۱۹۰۶ء

گوارہ کرلون گا آپ کے فہم اور مذاق کے مطابق جہاں تک مجھہ سے ھو سکے گا لکھہ دوں گا - آئندہ ھر ایک امر اللہ تعلی کے اختیار میں ھے مجھے امید تھي کہ یہہ باتیں ایسی سہل اور راہ پر پڑي ھیں - کہ آپ تھوڑي سي توجہہ سے خود ھي ان کو حل ہوسکتے تھے لیکن اس میں کوئي مصلحت الہي ھوگي کہ مجھہ سے آب نے جـــواب مانگا زیادہ خیـــریت ھے -

والســـلام *

خط نمبر ۲ —— خاکسار مرزا غلام احمد عفي عنہ
قادیان - گورداسپور - پنجاب

مجبي اخویم سید محمد عبدالواحد صاحب سلمہ اللہ تعلی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ کا عنایت نامہ پہنچا دو تین ھفتہ سے پھر بیمار ھوں - اس لئے کام چھپوائي کتاب کا ابھی شروع نہیں کر سکا - آب کے نئے اعتراض بھي میرے نظر سے گزرے - خدا تعلی آب کو تسلي بخشے آمیں - میں اگر ان اعتراضات کا جواب لکھوں تو طول بہت ھو جائے گا اور میں اپني منفرق کتابوں میں انکا جواب دے چکا ھوں - میں نے یہہ تجویز سوچي ھے کہ جس طرح ھو سکے آپ ایک ماہ کی رخصت لے کر اس جگہ آجائیں - آمد و رفت کا تمام کرایہ میرے

আহ্‌মদী

বাঙ্গালা দেশে এছলাম প্রচারমূলক একমাত্র মাসিক পত্র; গত দুই বৎসর হইতে যথা নিয়মে বাহির হইতেছে। এসলামের সৌন্দর্য্য, পবিত্র কোরআনের মাহাত্ম্য ও হজরত মহম্মদের (দঃ) পুণ্যকথা নিশ্চয়ই আপনার ন্যায় ধর্ম্ম-প্রাণ ব্যক্তির প্রাণপ্রিয় সামগ্রী! এব্যতীত ইহাতে এসিয়া, ইউরোপ, আফ্রিকা, আমেরিকা ও অষ্ট্রেলিয়া প্রভৃতি দেশে মোছলেম-জাগরণ ও এসলাম-প্রচার সংবাদ যথেষ্ট পরিমাণে সন্নিবেশিত থাকে সত্বর গ্রাহক হইয়া বা গ্রাহক সংগ্রহ করিয়া অক্ষয় পুণ্য সঞ্চয় করুন। মূল্য বাৎসরিক মাত্র দুই টাকা; ছাত্রদের জন্য এক টাকা মাত্র। প্রাপ্তি স্থান;—

ম্যানেজার আহমদী কার্য্যালয়
২৯ এ ইসমাইল ষ্ট্রীট, পোঃ ইটালী
কলিকাতা।